www.novelsclubb.com
N•W
Nov.elisticworld
تکمیل
از فضہ نوید
: novelsclubb : novelsclubb : 03257121842

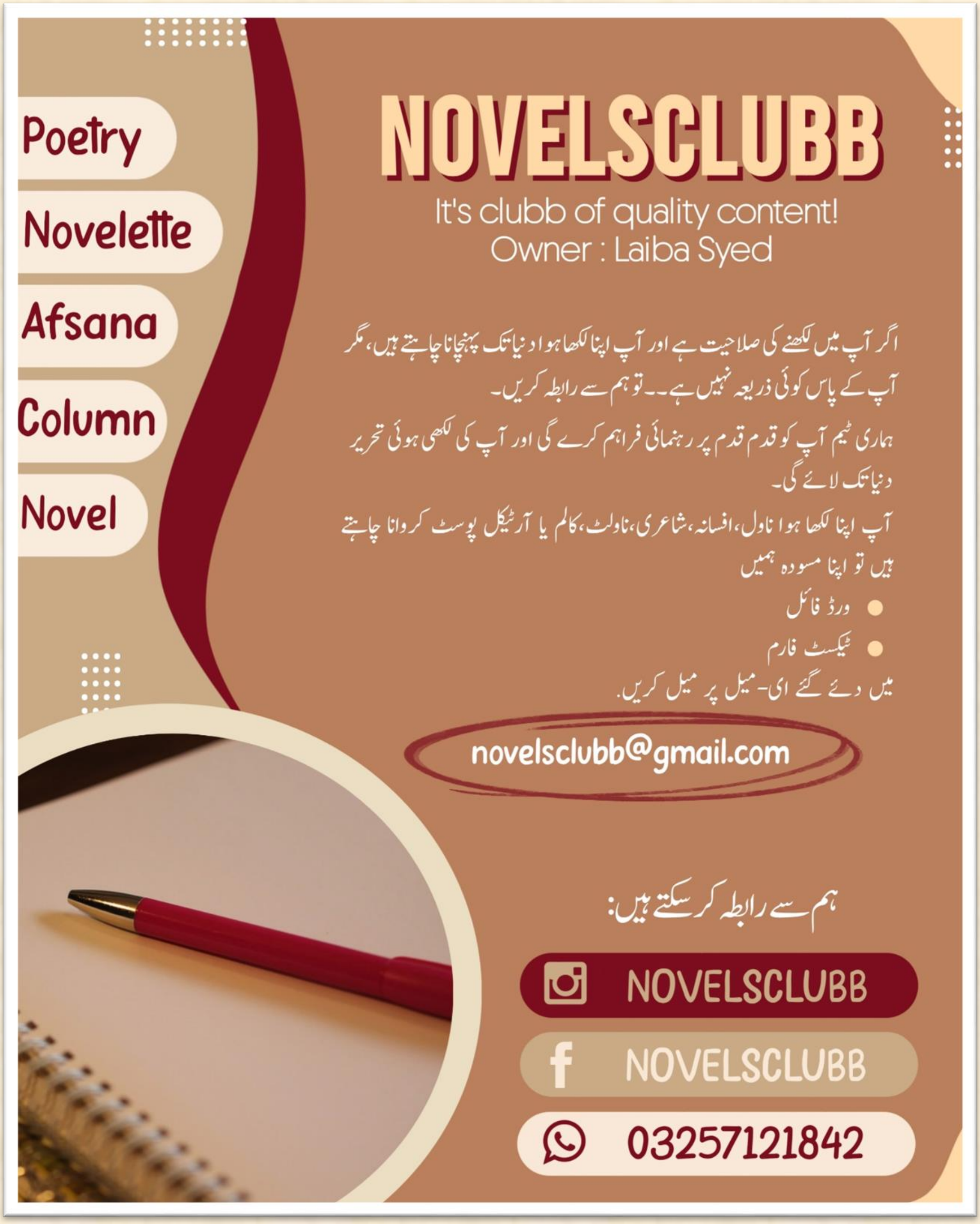
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

تکمیل

از قلم

فضہ نوید

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناول "تکمیل" کے تمام جملہ حق لکھاری "فضہ نوید" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب "کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

بے بسی ایک احساس ہے۔اور ہر احساس عذاب ہے۔

کسی کا جانا اور اُس کو روک نا پانا۔کسی کا جانا اور اُس کو روکنے کا حق نہ رکھنا۔کسی کا جانا اور اُس کو یہ تک معلوم نہ ہونا کہ کوئی ہے جو نہیں چاہتا کہ وہ جائے۔بے بسی ہے۔عجیب بے بسی۔

"اُس کو نہیں جانا چاہیے۔"

"جانے والوں کو روکا نہیں جا سکتا۔"

"تو کیا کروں؟"

"اِنتظار"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چمکتا سورج، نرم گرم سورج، بادلوں میں چھپا سورج، ہواؤں کا رخ بدلتا سورج، بارش کے بعد کا سورج، بارش کی آمد کا پیغام دیتا سورج۔

سورج کی شعاوں میں ایک خوبصورت سا ریسٹورنٹ نظر آئے گا۔DealDine”"" جہاں لوگ اکثر اپنی میٹنگ پارٹیز رکھتے ہیں۔

خوبصورت سا ڈیل ڈائن جو کسی کے خوابوں کی تعبیر کا منظر پیش کرتا ہے۔سیاہ اور ہلکے گولڈن کا امتزاج۔

"مِس آج ریسٹورنٹ بک ہے۔اور رات کے سب انتظامات بھی کر دیے گئے ہیں۔"

"گڈ ورک جبال رحمان۔ تم واقعی ایک اچھے ورکر ہو"

"اچھا تو میں ہوں۔ لیکن ورکر۔۔وہ بھی تمہارا۔ بالکل نہیں ہانیہ"

"تمہارے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ میرا ریسٹورنٹ ہے اور تم میرے لئے کام کرتے ہو۔ "وہ مسکرا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ساٹھ فیصد تمہارا ہے۔ یہ بات تم اکثر بھول جاتی ہو مِس ہانیہ"

"شکر کرو تمہیں نہیں بھول جاتی۔ ورنہ کوشش میری پوری ہے کہ کسی دِن تمہیں بھی بھول جاؤں"

"میں بھولنے والی چیز نہیں ہوں۔اور اب بہت ہوا میں تمہاری فضول باتیں نہیں سن سکتا۔ مصروف آدمی ہوں میں۔بہت سے کام ہوتے ہیں مجھے۔"

وہ کہتے ہوئے اُٹھتا ہے ایک نظر آفس روم میں گھماتا ہے۔یہ ریسٹورنٹ کا دوسری منزل پر چھوٹا مگر خوبصورت سا آفس تھا۔ایک دیوار مکمل شیشے کی تھی۔جہاں سے اسلام آباد کے خوبصورت مناظر واضح ہوتے تھے۔سفید کمرے میں موجود فرنیچر سیاہ رنگ کا تھا۔

جبال کی نظر گھومتے ایک لڑکی پر رکتی ہے جو کمرے کے وسط میں بیٹھی تھی۔ہیزل گرے آنکھیں، بال پونی ٹیل میں باندھے،صاف شفاف سا کھلتا چہرہ۔فلورل فراک پہنے وہ اِس سیاہ سفید سے کمرے میں رنگ بھرتی نظر آتی تھی۔

جبال اُسے دیکھ مُسکرا دیتا ہے۔اور باہر کی طرف بڑھ جاتا ہے۔آج کی رات خاص ہونے والی تھی۔

Clubb of Quality Content
ناولز کلب

☆☆☆☆☆☆☆

آسمان پر اب سورج نظر نہیں آتا تھا۔سیاہ آسماں پر اب بادل تھے مکمل بادل جو رات کو مزید سیاہ کرتے تھے۔

ایسے میں ڈیل ڈائن روشن نظر آتا تھا۔مختلف مہنگی گاڑیوں سے اترتے لوگ اندر بڑھتے نظر آرہے تھے۔

اندر داخل ہوا جائے تو ایک طرف سٹیج موجود تھا۔اور باقی لوگ اپنی میزوں پر لکھے ناموں کے مطابق بیٹھ رہے تھے۔

اور اِن بیٹھتے لوگوں میں ایک لڑکی کالی لمبی فراک میں ملبوس، کھلے بالوں کو ہلکے کرل ڈالے اِدھر سے اُدھر پھرتی نظر آرہی تھی۔

"ایکسکیوزمی" کسی مردانہ آواز پر وہ رکی تھی۔ پھر وہ مڑی۔ اور اُس شخص کو دیکھا۔ اور بس پھر وہ دیکھتی رہ گئی۔ باہر بادل گرجنے کی آواز آئی تھی۔

وقت کئی عرصہ پیچھے چلا گیا۔ ماضی کا غم تازہ ہو گیا۔ ماضی کا ساتھ تازہ ہو گیا۔

ماضی تکلیف دہ تھا۔ مگر اُس سے زیادہ حسین تکلیف اُس نے آج تک نہیں سہی تھی۔

"زیان شمس۔۔" کالے پینٹ کورٹ میں ملبوس اُس شخص کی آنکھوں میں دیکھتے اُس نے صرف یہی کہا تھا۔ یا یہی کہا گیا تھا۔ باہر بادل برس پڑے تھے۔ بادل برس سکتے تھے۔

"ہانیہ نواز" اُس شخص کی حالت بھی ویسی ہی تھی۔ وہ برس نہیں سکتا تھا۔

Clubb of Quality Content!

"ہانیہ کیا ہوا؟" جبال جو ہانیہ کو دیکھتا وہاں آیا تھا۔زیان کو دیکھتے وہ بھی رکا تھا۔اِس ماضی میں وہ بھی شامل رہا تھا۔

ایک نظر تھی جو کئی سال پیچھے لے گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دس سال پہلے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کئی خواب ہوتے ہیں جو دیکھے جاتے ہیں۔پر ایک خواب ہوتا ہے جسے پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ایسے ہی کئی جذبات لے کر لوگ کسی بھی ادارے میں داخل ہوتے ہیں۔ کوئی اپنے خواب پورے کرتا ہے، کوئی خواب ادھورے چھوڑ دیتا ہے۔

پر کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کے خواب نہیں ہوتے، جو خواب دیکھنا سیکھتے ہیں، اور پھر وہ اُن کو پورا کرتے ہیں۔

نئے سمیسٹر کا آغاز، ہزاروں کی تعداد میں طلباء، بہت سے خواب لیے یونیورسٹی میں داخل ہوتے ہیں۔ پر ہر کوئی اپنے خواب پورے نہیں کر پاتا یا کرنا چاہتا ہی نہیں۔

گہرے بھورے بال پونی ٹیل میں باندھے ہوئے وہ لڑکی اُن ہی لوگوں میں سے تھی جس کو ابھی خواب دیکھنا سیکھنا تھا۔

Clubb of Quality Content!

"ہانیہ تم نروس تو نہیں ہو؟"اُس کے ساتھ چلتے لڑکے نے فکر مندی سے سوال کیا تھا۔

"نہیں۔ بالکل بھی نہیں" ہانیہ نے غیر دلچسپی سے جواب دیا تھا۔وہ نروس تھی، گھبرا بھی رہی تھی۔ مگر اِس بات کا اقرار وہ کبھی نہیں کرے گی۔اور جبال سے تو کبھی بھی نہیں۔

پہلے لیکچر کا آغاز کسی کی آمد کا پیغام، کوئی شور اور ایک نظر سب بدل دیتی ہے۔

ایک لڑکا داخل ہوا تھا، خوبصورت تھا مگر اتنا نہیں کے اُس کو دیکھ انسان سب بھول جائے پر وہ کیا چیز تھی جو اُسے خاص بنا رہی تھی۔ سب سے الگ بنا رہی تھی۔ عام لڑکا تھا لڑکوں کے ساتھ داخل ہوا تھا، عام سا حلیہ پھر کیا چیز تھی جو اُسے منفرد بنا رہی تھی۔وہ اٹھارہ سالہ لڑکی سمجھ نہیں پائی تھی۔ سمجھنا بھی نہیں چاہیے تھا۔

ایک نظر تھی جو لمحے کے ہزارویں حصے میں رخ بدل گئی تھی جو ہانیہ نے خود پر محسوس کی تھی۔اُس نظر کو وہم سمجھا جانا بہتر تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تقریب شروع ہوگئی تھی۔سب اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔کسی کانچ کا ٹوٹنا ماضی سے حال میں کھینچ لایا تھا۔

جبال ہانیہ کی طرف بڑھا تھا۔اُس کا دھیان تقریب کی طرف دلایا۔ویٹر سے گلاس گر گیا تھا وہ جبال کی آواز پر ہوش میں آئی اور پھر وہ اُسے دیکھے بنا پلٹ گئی اُسی طرح جس طرح وہ پلٹ گیا تھا۔کئی سال پہلے۔

جبال اب زیان کی طرف بڑھا تھا۔اُسے بیٹھنے کو کہہ رہا تھا۔وہ مہمان خصوصی نہیں تھا مگر سب کو اُس سے ملنے کا اُسے دیکھنے کا اشتیاق تھا۔

وہ اُن چند نوجوانوں میں سے تھا جنہوں نے بہت کم عمری میں اپنا نام کاروبار میں بنایا تھا۔اپنے کاروبار کو کامیاب کیا تھا۔

تقریب عام ہوتے ہوئے خاص ہوگئی تھی۔ بارش زور وشور سے جاری تھی۔ مگر اِس خاص تقریب کو جلدی ختم ہو جانا چاہیے تھا۔اِس تقریب کو عام ہو جانا چاہیے تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کوئی اندھیر چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا۔ٹارچ کو روشن کیا اور کمرے میں چاروں طرف گھمایا۔وہاں ایک میز تھی۔اُس کے قریب آیا۔دراز کھولنے کی کوشش کی۔وہ نہ کھل سکا۔اُس شخص کی پیشانی پر کچھ قطرے نمودار ہوئے۔

کچھ دیر کوشش کرتا رہا۔پھر کوشش کامیاب نہ ہوتے دیکھ وہاں سے ہٹ گیا۔

دروازے کے قریب پہنچ کچھ سوچتے ہوئے پیچھے کو مڑا۔ ابھی کچھ اور کیا جا سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بارش اب تھم گئی تھی مگر بوندا باندی جاری تھی۔ایسے میں ایک شخص ایک گھر میں داخل ہوتا نظر آیا۔گھر میں داخل ہوتے بہت سی یادیں تھیں جو تازہ ہو گئی تھیں۔

وہ مرد دبے قدم چلتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔شاید وہ کسی کو جگانا نہیں چاہتا تھا۔

"زیان!"ایک آواز نے اُس شخص کے قدم روک دیے تھے۔وہ کیسے بھول سکتا تھا کہ وہ بھی یہیں رہتی ہے۔وہ مڑا اور اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا۔وہ وہی تھی یا نہیں وہ بڑی ہو گئی تھی۔نہیں اُس کے لئے تو آج بھی وہ وہی چھوٹی بچی ہی تھی جسے وہ سات سال پہلے چھوڑ کے گیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم جاگ رہی ہو؟" وہ سوال کر رہا تھا۔ جیسے وہ ہمیشہ کیا کرتا تھا۔

سامنے کھڑی لڑکی نے اُسے دیکھا تھا۔ سیاہ آنکھوں میں پانی بھر گیا۔ وہ آج بھی وہی سوال کر رہا تھا۔ وہ نہیں بدلا تھا۔ وہ نہیں بدل سکتا تھا۔ وہ خوبصورت سی لڑکی اُسے دیکھ مسکرا دی تھی۔

"آپ اِس سے بر اسرپرائز نہیں دے سکتے تھے۔" وہ کہہ رہی تھی یا پوچھ رہی تھی سمجھنا مشکل تھا۔

Clubb of Quality Content!

"مجھے لگا تھا تم خوش ہو گی مگر تم تو ناراض ہو رہی ہو اور رو بھی رہی ہو"

"رو نہیں رہی میں"

زیان آگے بڑھا تھا اور اُسے گلے لگایا تھا۔وہ بھی کچھ دیر چپ چاپ کھڑی رہی۔سات سال۔ سات سال بیت گئے تھے۔وہ چلا گیا اور وہ رہ گئی۔زیان نے آگے بڑھتے بڑھتے بہت سے لوگ پیچھے چھوڑے تھے۔

"زائرہ۔۔کیا کر رہی ہو تم؟"لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے سمیعہ نے آواز لگائی تھی۔اور اندر داخل ہوتے زیان کو دیکھ وہ بھی ویسے ہی تھم گئی تھیں۔اور آنسو خود بخود بہنا شروع ہو گئے تھے۔

زیان اُن کو دیکھ اُن کی طرف بڑھا تھا۔اُنہوں نے زیان کا چہرہ تھام ماتھا چوما تھا۔وہ آج بھی اُن کے لئے وہی چھوٹا زیان تھا جو معلوم نہیں کب بڑا ہو گیا تھا۔وہ اُن سے ملتے الگ ہوا۔

Clubb of Quality Content

"ایک توآپ دونوں عورتوں نے میرے آتے ساتھ ہی اپنے رونے کا پروگرام جاری کر دیا ہے۔ عجیب عورتیں ہیں" وہ تنگ کر رہا تھا۔

سمیعہ نے اس کے شانے پر تھپڑ رسید کیا تھا۔اور پھر وہ مسکرادی تھیں۔وہ نہیں بدلا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بوندا باندی جاری تھی۔دو لڑکیاں ایک اوپن ائیر چائے کیفے میں موجود تھیں۔بارش کی وجہ سے اوپر چھتری نما چھت موجود تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہاتھوں میں چائے کے کپ تھامے، ٹھنڈی ہوا، بوندا باندی میں وہ دو لڑکیاں خاموش تھیں۔

"وہ واپس آگیا ہے" ہانیہ نے بات شروع کی تھی۔

"کون؟"ماہین نے چائے کا سپ لیتے غیر دلچسپی دکھائی تھی۔

"زیان"اب ہانیہ نے غیر دلچسپی سے کہا تھا۔

"زیان۔زیان شمس۔یونیورسٹی والا"ماہین چائے پینا بھول گئی تھی۔اور اب دلچسپی سے پوچھ رہی تھی۔

"ہاں وہی زیان جو پڑھنے گیا تھا۔اور اُس کو کچھ بننا تھا کچھ بڑا کرنا تھا جو وہ کر چکا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ماہین ہانیہ کو دیکھتے مسکرائی تھی۔ وہ اِس لڑکی کے بارے میں سب جانتی تھی۔ کم از کم اُس کو تو یہ ہی لگتا تھا۔ وہ اُس کی کزن تھی مگر وہ اُس کی دوست تھی، بہن تھی۔ وہ سب تھی جس کی ہانیہ کو ضرورت تھی۔

"اب کیا کرو گی؟" ماہین اب دوبارہ چائے پی رہی تھی۔

"کیا کروں گی کا کیا۔۔" ہانیہ بول رہی تھی جب فون بجا تھا۔ جبال کی کال تھی۔ وہ تقریب ختم ہونے سے پہلے آگئی تھی۔ جبال ہی کو سب سنبھالنا تھا۔

ہانیہ نے کال اُٹھالی تھی وہ اُسے واپس آنے کو کہہ رہا تھا۔ وہ پریشان بھی لگ رہا تھا۔ اب وہ دونوں باہر کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دے رہی تھیں۔ پیچھے چائے کے کپوں میں ابھی بھی چائے باقی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Clubb of Quality Content

زیان اور زائرہ بالکنی میں بیٹھے نظر آرہے تھے۔وقت بدل گیا تھا عادتیں نہیں بدلی تھیں۔

"مجھے یاد کیا؟"وہ پوچھ رہی تھی۔

"بالکل بھی نہیں"وہ سچ نہیں بولنا چاہتا تھا۔

"میں نے کیا"اعتراف کیا گیا۔

"جانتا ہوں۔"اعتراف قبول کر لیا گیا۔

وہ دونوں عام بہن بھائی جیسے ہی تھے۔مگر کچھ تھا جو اُن کے رشتے کو خاص بناتا تھا۔کوئی کمی، کسی کمی کو مکمل کرنے کی کوشش۔

بہت سی باتیں تھیں جو اُنہیں کرنی تھیں۔بہت کچھ بدل گیا تھا مگر بہت کچھ تھا جو بالکل نہیں بدلا تھا۔

"ابو سے کیوں نہیں ملے آپ؟"

"وہ سو رہے تھے۔اُنہیں جگانا نہیں چاہتا تھا۔"

"آپ ابھی بھی ناراض ہیں اُن سے؟"

زیان نے اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا تھا۔وہ زیان سے سات سال چھوٹی تھی اور اب یونیورسٹی جاتی تھی۔جب وہ گیا تھا تب وہ سکول جاتی تھی۔وہ دکھنے میں بڑی ہو گئی تھی۔مگر زیان کے لئے ابھی بھی وہ وہی چھوٹی زائرہ تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"زائرہ میں کسی سے ناراض نہیں ہوں۔میں پہلے بھی کسی سے ناراض نہیں تھا بس اختلافات تھے جواب بھی ہیں"

اب وہ دونوں خاموش ہو گئے تھے۔موسم کی طرح ہر چیز اُن دونوں کو خوشگوار لگ رہی تھی۔کچھ لوگوں کی موجودگی ہی خوشگوار ہوتی ہے۔

"آپ کا آج کا ایونٹ کیسا گزرا؟"زائرہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"اچھا تھا۔میرے یونیورسٹی فیلوز کا ریسٹورنٹ تھا۔اُن سے ملا باقی سب سے ملا۔اچھا تھا سب اچھا تھا۔"لہجہ عام تھا۔

زائرہ اب کچھ اور بھی پوچھ رہی تھی۔یہ گفتگو دیر تک جاری رہنی تھی۔کچھ باتوں کو جاری ہی رہنا چاہیے کیونکہ وہ باتیں یادیں بن جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہانیہ ڈیل ڈائن واپس آچکی تھی۔باہر پولیس کھڑی تھی۔ساتھ جبال بھی پریشان سا نظر آتا تھا۔پولیس سے بات ختم کرتے ہوئے وہ ہانیہ کی طرف بڑھا تھا۔اور پھر اُسے اپنے پیچھے آنے کو کہا تھا۔

وہ تینوں آفس روم میں داخل ہوئے تھے۔وہاں ہر چیز درہم برہم تھی۔صوفے گرے ہوئے تھے۔میز کا شیشہ کرچی کرچی بکھرا ہوا تھا۔میز کی درازوں پر ضربوں کے نشان تھے۔وہاں موجود فائلز بکھری پڑی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہانیہ میز کے درازوں کی طرف بڑھی تھی۔وہ کھلے نہیں تھے۔وہ کھل سکتے تھے، مگر اُن درازوں کے تالے توڑے نہیں گئے تھے۔اُس نے ایک فکر مند نظر جبال کی طرف ڈالی تھی۔

"جبال۔فائلز؟"سوال تھا۔"محفوظ ہیں"جواب دیا۔

"کس نے کیا ہے یہ سب؟"ماہین کی پریشان آواز آئی۔

"نہیں معلوم۔ابھی کچھ بھی نہیں معلوم مجھے"جبال پریشان تھا۔بے حد پریشان۔کچھ چھپا لینے کی شرمندگی والی پریشانی۔

یہ رات خاص ہو گئی تھی۔بارش دوبارہ تیز ہو گئی تھی۔بارش کو ابھی برسنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک ہفتہ بعد

ہیلز کی آواز۔چلتے قدم رکے۔دروازہ کھول کوئی آفس میں داخل ہوا۔چلتا ہوا آگے بڑھا اور پاور چیئر پر بیٹھا۔

زیان نے خاموشی سے یہ کاروائی دیکھی۔وہ لگ بھگ پچاس پچپن سالہ خاتون تھیں۔عمر کا اندازہ شکل سے نہیں کیا جاسکتا تھا۔خاتون کو حسین نہیں کہا جاسکتا تھا۔حسن نہیں تھا چہرے پر کشش تھی۔جو اُن کو دیکھنے پر مجبور کرتی تھی۔نظر ٹھہر جانے پر مجبور کیا کرتی تھی۔رعب ڈالتی تھی۔

زیان اُن کے آنے پر کھڑا ہوا تھا۔ مگر خاتون کو دیکھا نہیں تھا۔ اُسے یہ خاتون پسند تھی یا نہیں یہ جاننا مشکل تھا مگر ایک احترام تھا، ایک شکر گزاری تھی جو اُسے اُس خاتون سے باندھتی تھی۔

"زیان کھڑے نہ ہوا کرو" خاتون نے ہر بار کہے جانے والا جملہ دہرایا۔ وہ جانتی تھیں وہ اپنی بات پر قائم رہنے والوں میں سے ہے۔ پر وہ بھی بات کہہ دینے والوں میں سے تھیں۔

زیان کچھ کہے بغیر سر کو کو خم دیتے بیٹھ گیا۔ وہ لوگوں کا احترام کرنا جانتا تھا۔

"آپ کتنے دنوں کے لئے پاکستان آئیں ہیں" وہ سنجیدہ سا پوچھ رہا تھا۔

"جتنے دنوں کے لئے تم یہاں آئے ہو" جواب غیر سنجیدہ تھا۔

"مس عافیہ میں سنجیدہ ہوں"

"زیان تم کب سنجیدہ نہیں ہوتے؟"

"میں اب واپس نہیں جا رہا۔میں پاکستان سیٹل ہو رہا ہوں" وضاحت تھی۔

"تو میں بھی واپس پاکستان شفٹ ہو رہی ہوں۔میری فیملی بھی یہیں ہے۔"خاتون نے بھی وضاحت دی۔زیان تھوڑا حیران ہوا۔اُن کی فیملی تھی۔وہ یہ جانتا تھا مگر کہاں تھی یہ نہیں جانتا تھا اور نہ ہی اُسے یہ جاننے میں دلچسپی تھی۔

"تو اب آپ بھی یہیں سے کام کریں گی؟"

"بالکل۔اب سے ہم دونوں یہاں سے کام کریں گے۔"وہ مسکرائی تھیں۔

Clubb of Quality Content

زیان نے خاتون کو ایک نظر دیکھا۔وہ اُن سے پانچ سال پہلے ملا تھا۔وہ عجیب تھیں بے حد عجیب۔کم از کم زیان کا تو یہ ہی خیال تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ڈیل ڈائن میں آج خاموشی تھی۔ ویران سا معلوم ہوتا تھا۔ ہانیہ اور جبال آمنے سامنے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ماہین تھوڑے فاصلے پر صوفے پر موجود تھی جو اُن دونوں کی خاموشی دیکھنے پر مجبور تھی۔

"جبال مجھے وہ کاغذات چاہیے۔ ابھی تک تم نے مجھے واپس نہیں کیے۔"

"ہانیہ وہ محفوظ ہیں اور تمہارے پاس بھی تو اوریجنل کاپی موجود ہے پھر تمہیں کیا مسلہ ہے۔"

ہانیہ نے بے یقینی سے اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا۔ وہ ایسا کیوں کہہ رہا تھا۔ اور یہ سب کہنے کا مقصد کیا تھا۔ جو اُس کا تھا اُس کو اُس کے پاس ہی ہونا چاہیے تو اب وہ تمہارے میرے پر کیوں آرہا تھا۔ ٹھیک ہے وہ ڈیل ڈائن میں اُس کا پارٹنر تھا مگر وہ مالک نہیں تھا۔ وہم، شبہ یہ

سب ایک دم دماغ پر حاوی ہونے لگے تھے۔کچھ خوابوں کا پورا ہو جانا انسان کو کمزور نہیں کرتا مجبور کر دیتا ہے۔ہانیہ کو بھی اسی مجبوری کا احساس ہو رہا تھا۔

وہ اُٹھی تھی اور کسی کی طرف دیکھے بغیر کمرے سے باہر نکل گئی۔کچھ وقت مزید سوچنے کے نام۔

"تم یہ کیوں کر رہے ہو؟"ماہین نے اپنے بھائی سے پوچھا تھا۔

"تم جانتی ہو ماہین میں یہ سب کیوں کر رہا ہوں"

"میں کچھ نہیں جانتی جبال اور نہ میں جاننا چاہتی ہوں۔تم مجھے اِس سب میں شامل نہیں کرو"

"ماہین میں ویسے بھی پریشان ہوں تم مجھے مزید پریشان مت کرو" وہ مزید گفتگو نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"یہ پریشانی تمہاری خود کی بنائی گئی ہے۔ مجھے تمہارا خیال ہے جبال مگر مجھے ہانیہ کا بھی خیال ہے میں اُس کو پریشان نہیں دیکھ سکتی"

یہ ایک بہن کی اپنے بھائی سے کی گئی گزارش تھی۔ جبال نے ماہین کی طرف دیکھا تھا۔ وہ اُس کی بڑی بہن تھی۔ بچپن میں بڑی ہی لگتی تھی۔ اُس کی حفاظت کیا کرتی تھی اور بدلے میں کچھ نہیں چاہتی تھی۔ مگر پتہ نہیں وہ کونسا وقت تھا جب وہ اُس کا چھوٹا بھائی نہیں رہا۔ اُس نے اپنے بھائی سے امیدیں باندھ لیں۔ کہ وہ اُس کی حفاظت کرے گا۔

وہ حفاظت کرنا بھی چاہتا تھا۔ مگر کبھی کبھی وہ تھک جاتا تھا۔ کبھی کبھی وہ واپس وہی چھوٹا بھائی بن جانا چاہتا تھا۔ کبھی کبھی وہ وقت میں پیچھے جانا چاہتا تھا۔ بہت پیچھے۔ ہر چیز چھوڑ کر بس پیچھے چلے جانا چاہتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہانیہ ڈیل ڈائن کی چھت پر آئی تھی۔ پودوں سے بھری ہوئی چھت تھی۔ ایک جھولا موجود تھا۔ کسی نے بہت دل سے وہ جگہ سجائی ہو گی۔ چھت کی دیواریں چھوٹی تھیں۔ دور دور تک نظر آتا تھا۔ موسم خوشگوار تھا۔ رات کو بہت بارش ہوئی تھی اور اُس بارش کا اثر ہی تھا جو ابھی بھی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔

Clubb of Quality Content!

وہ چھوٹی دیوار کے قریب کھڑی ہوئی۔ ہوا ٹھنڈی تھی اور دیوار نہ ہونے کی وجہ سے شدت اختیار کر گئی۔ اُس کو ٹھنڈ کا احساس ہوا۔

اُس نے بے اختیار اپنے گرد ہاتھ باندھے اور آنکھیں بند کر لیں۔ ہوا ٹھنڈی تھی مگر پر سکون تھی۔ ہوا کی آواز تھی۔ مگر پھر بھی وہ خاموش تھی۔ ہواؤں کی آواز وہی سن سکتے ہیں جو سننا چاہتے ہیں۔

پچھلا ایک ہفتہ عجیب تھا۔ سب عجیب ہو رہا تھا۔ جن بچوں کی مائیں اُن کو چھوڑ دیں کیا اُن کی زندگی اِسی طرح عجیب ہو جاتی ہے؟ یہ وہ سوال تھا جو وہ ہر روز خود سے کرتی تھی۔ بابا کہتے تھے کہ ماں نے اُس کو نہیں چھوڑا تھا اُس نے اپنی ماں پر باپ کو فوقیت دی تھی۔

لیکن کیا ایک سات سالہ بچی کی بات کی اتنی اہمیت ہو سکتی تھی؟ اگر ہاں تو ایک ستائیس سالہ لڑکی کی بات کی کوئی اہمیت کیوں نہیں رہی تھی؟ سوال تھے۔ بہت سے سوال مگر اُن سوالات کے جوابات دینے کے لئے کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

Clubb of Quality Content

"ہانیہ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" ماہین کی آواز آئی تھی۔ وہ جانتی تھی وہ یہاں کیا کر رہی ہے مگر بات شروع کرنے کی پہل کسی کو تو کرنی ہوتی ہے نہ۔

"ماہین میں اُداس ہوں۔" ہانیہ نے آنکھیں کھولی تھیں۔ ماہین کے پاس اُس کے سوالوں کے جواب نہیں تھے۔ مگر وہ اُس کے سامنے سوال کر سکتی تھی۔ ایک ماہین ہی تھی جو کم از کم اُس کے سوال سن لیا کرتی تھی۔

"کیوں اُداس ہو ہانی"

"نہیں پتہ مجھے۔ کبھی کبھی مجھے خود سمجھ نہیں آتا میں کیوں اُداس ہوں۔ اُداس ہونے کی وجہ ہو ضروری تو نہیں۔" وہ ماہین کی طرف مڑی تھی اور نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔

"اُداس ہونے کی وجہ ڈھونڈو ورنہ اُداس ہونا چھوڑ دو"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہانیہ نے سر اُوپر نیچے ہلایا تھا۔ ہر کسی کے پاس اُس کے سوال کا یہی جواب تھا۔ اور اُس کو اب یہی جواب درست لگتا تھا مگر دل وہ یہ جواب سمجھتا ہی نہیں تھا۔

وہ دونوں نیچے کی طرف جاتے دکھائی دے رہی تھیں۔ ہوائیں ابھی بھی چل رہی تھیں۔ اُن کو رک جانا چاہیے تھا۔ اُداسی کو ختم ہو جانا چاہیے تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

زیان گھر میں داخل ہوتا دکھائی دیا تھا۔ گھر میں ہمیشہ کی طرح خاموشی تھی مطلب ابو جاگ رہے تھے۔ وہ چلتا ہوا لاؤنج میں داخل ہوا وہاں ہلکی آواز میں ٹی وی پر نیوز کاسٹر ملک کے حالات سے آگاہ کر رہی تھی۔ زائرہ اور سمیعہ بھی وہیں موجود تھیں۔

"Nexora tech company" جو ٹیکنالوجی کی دنیا میں بین الاقوامی سطح پر اُبھرنے والا ایک نام ہے مگر کیا اب بھی وہ نام برقرار رکھ سکے گی"

نیوز کاسٹر بول رہی تھی شاید اِس کے بعد وہ کوئی اچھا تبصرہ کرتی یا شاید کوئی اور مایوسی والی بات پھیلاتی مگر اُسکے کچھ بھی کہنے سے پہلے شمس ٹی وی بند کر چکے تھے۔

زیان اور زائرہ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا وہ دونوں جانتے تھے آگے کیا ہونے والا ہے۔

"کیا فائدہ ہوا اِسے اپنے سات سال برباد کرنے کا؟ اب اِس کی کمپنی خطرے میں ہے۔ کسی کام کے نہیں ہو تم لوگ۔ زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ دن رات ایک کرنے پڑتے ہیں اور ایک یہ جناب ہیں۔۔ جو اپنے آرام کے لئے پاکستان چلے آئے ہیں۔"

زیان اور زائرہ نے ایک دوسرے سے نظریں چرائیں تھیں۔ یہ بچپن سے ایسا ہی تھا۔ یہ تاقیامت تک ایسا ہی رہنا تھا۔

"اِس لڑکے کو ہی شوق تھا کچھ نیا کرنے کا لوگوں کے لئے کچھ کرنے کا۔ اب بیٹھے ہیں یہ پاکستان میں کچھ نہیں کر سکتے یہ جناب زندگی میں۔" شمس کی آواز بلند نہیں ہوتی تھی سخت ہوتی تھی۔ اُن کی بات کڑوی نہیں ہوتی تھی گہری ہوتی تھی اندر تک محسوس کی جاسکتی تھی۔

"شمس اب ایسا تو نہ کہیں اتنا سب تو کر رہا ہے میرا بیٹا۔ اِتنا کچھ تو کر چکا ہے۔ اور زندگی میں اُونچ نیچ تو ہوتی رہتی ہے۔" وہ ماں تھیں بیٹے کے بارے میں ایسا سن کر دل دکھتا تھا۔ اُن کا خیال نہیں بدل سکتی تھیں۔ مگر بیٹے کی حمایت کر سکتی تھیں۔ مائیں حمایت ہی تو کر سکتی ہیں۔ ممتا ہی تو دکھا سکتی ہیں۔ اِس کے سوا ماؤں کے پاس ہوتا ہی کیا ہے؟

"چلو اس نے کچھ تو کر لیا کم از کم پڑھ لکھ تو گیا۔ ایک ہماری صاحبزادی ہیں جو پڑھنے کا ارادہ بھی نہیں رکھتی ایک اولاد کامیابی کو چھوڑ یہاں آکر بیٹھی ہے اور دوسری کامیابی تک جانا ہی نہیں چاہتی۔"

ویل چیئر پر بیٹھے شخص نے درشتی سے کہا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔ زیان چلتا ہوا صوفے پر آ بیٹھا۔ یہ ایک ہفتے میں اپنے والد سے ہونے والی دوسری ملاقات تھی۔ پہلی ملاقات رسمی تھی۔ حال احوال کے علاوہ کچھ نہیں پوچھا گیا تھا۔ اور دوسری ملاقات کچھ زیادہ ہی غیر رسمی تھی۔ مگر وہ اِس کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ اِس سب سے بہت آگے نکل آیا تھا۔

"امی آپ زیان کی طرح میری طرفداری بھی کر سکتی تھیں" زیان زائرہ کی آواز پر سوچوں سے باہر آیا وہ رو نہیں رہی تھی مگر کسی بھی وقت رو سکتی تھی۔

Clubb of Quality Content

"زائرہ میں کیا کہتی اِس میں جھوٹ کہاں تھااور ویسے بھی وہ چلے گئے میں کس سے کہتی ؟"

زائرہ نے ماں کو دیکھااُن کی بات ٹھیک تھی مگر بات اُس کی بھی غلط نہیں تھی۔بات آج کی تو تھی ہی نہیں بات توہمیشہ کی تھی۔ماں کب زائرہ کے لئے بولنے والی تھیں ؟

وہ اُٹھی اوراپنے کمرے کی طرف چل دی ابا کے جانے کے بعد ہمیشہ وہی جایا کرتی تھی۔

زیان نے پھر سمیعہ کواپنی طرف بڑھتے دیکھا۔اُنہوں نے زیان کے کندھے پر حوصلہ دینے کے انداز میں ہاتھ رکھا۔ماں تھیں بیٹے کو حوصلہ تو دیناہی تھا۔اور پھر وہ بھی کمرے کی طرف چل دیں۔

وہ جانتا تھا ابھی ماں کمرے میں جا کر ابا سے لڑنے والی ہیں اور لڑائی میں ہارنے والی ہیں۔اور آج رات پھر اُس گھر کی عورتیں رو کر سونے والی ہیں۔

سات سال گزر گئے تھے۔ سات سال بعد وہ گھر واپس آیا تھا۔ گھر بدل گیا تھا۔ گھر والے نہیں بدلے تھے۔ وہ آگے بڑھنا چاہتا تھا مگر روز اُسے پیچھے کھینچ کر لے آیا جاتا تھا۔ وہ آج بھی گھر بتانے والا تھا کہ وہ خسارہ کر کے پاکستان نہیں آیا وہ خسارے سے بچنے کے لئے پاکستان آیا ہے۔ کیوں اُس کی خوشی مکمل نہیں رہنے دی جاتی تھی۔ یہ گھر سکون کب بننے والا تھا۔ وہ سوچتے سوچتے ماضی میں کھوتا گیا۔ یہ رات لمبی ہونے والی تھی۔

ماضی

وہ یونیورسٹی موجود تھا جب اُس کے فون پر کوئی میل آئی تھی۔ وہ یونیورسٹی کسی کام سے آیا تھا اُس کا بی اے ختم ہو چکا تھا۔ کام ختم ہونے کے بعد اُس نے میل دیکھی اور وہ بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا ہوا زیان صاحب بہت مسکرا رہے ہیں آپ؟" عاشر جو اُس کے ساتھ بیٹھا تھا زیان کو مسکراتے دیکھ پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میرا ویزہ آگیا عاشر۔میں باہر جا سکتا ہوں باہر نوکری بھی کر سکتا ہوں۔میں کولمبیا یونیورسٹی جا سکتا ہوں۔وہاں پڑھ سکتا ہوں"

عاشر نے غور سے زیان کو دیکھا تھا وہ سنجیدہ تھا اور بے انتہا خوش۔وہ کلاس کا ٹاپر تھا۔ہر چیز میں آگے رہنا اُس کی عادت تھی۔عاشر جانتا تھا وہ وہاں جا سکتا ہے۔وہ اپنے خواب پورے کر سکتا ہے۔دوست اکثر وہ باتیں جان جاتے ہیں جن کو ہم خود نہیں جانتے۔

Clubb of Quality Content

عاشر خوش تھا زیان کے لئے۔لیکن زیان چلا جائے گا سب چھوڑ کر یہ ایک خیال دکھی کرتا تھا۔وہ چلا جائے گا آگے بڑھ جائے گا سب پیچھے چھوٹ جائے گا۔اکثر زندگی میں آگے بڑھتے بڑھتے ہم بہت کچھ پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔

زیان گھر آیا تھا۔ وہ خوش تھا۔ یہ اُس کے خوابوں کی تکمیل کی طرف پہلا قدم تھا۔ گھر میں داخل ہوا تھا جب اُس نے سمیعہ کو روتے دیکھا تھا۔ اُس نے چھوٹی زائرہ کو روتے دیکھا تھا۔ یہ دونوں عورتیں بڑی آسانی سے رو لیتی تھیں۔

ایک طرف شمش بیٹھے تھے۔ وہ مایوس تھے، ہارے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ اُن کو کاروبار میں نقصان ہوا تھا۔ اُس کاروبار میں جو ابھی اپنی پہچان ہی نہیں بنا سکا تھا۔ یہ کاروبار اُس گھر کی آخری اُمید کی طرح تھا۔ اُس امید کی طرح جو زیان نے کبھی نہیں لگائی تھی۔ وہ اپنے والد سے اُمیدیں لگانا چھوڑ چکا تھا۔

شمس نے زیان کو دیکھا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ وہ کچھ کہنا چاہتا ہے۔ اگر وہ جلدی گھر آیا تھا تو کچھ ضروری ہی تھا جو اُسے گھر کھینچ لایا تھا۔

Clubb of Quality Content!

"زیان تمہیں کچھ کہنا ہے۔" زیان نے نظر اُٹھا کر باپ کو دیکھا۔ وہ بھی جانتا تھا کہ وہ آج دکھی ہیں۔ مگر وہ یہ بھی جانتا تھا وہ ڈھے نہیں جائیں گے۔ گھروں کے ستون ڈھے نہیں سکتے۔ وہ ڈھے جائیں تو دیواریں گر جاتی ہیں۔ اور ستون کبھی بھی دیواروں کو گرتے نہیں دیکھ سکتے۔

"ابو میرا ویزہ آگیا ہے۔" زیان نے خود کو کہتے سنا۔ وہ خوشی جو وہ کچھ دیر پہلے محسوس کر رہا تھا اب وہ بالکل غائب تھی۔ اُس کی خوشی کی معیاد اتنی ہی ہوا کرتی تھی۔

Clubb of Quality Content

شمس کھڑے ہوئے تھے اور زیان کی طرف بڑھے۔ اُس کو گلے لگایا۔ خوشی نہیں تھی تو کیا ہوا؟ اطمینان واپس آنے لگا۔ باپ کا گلے لگا لینا اطمینان دیتا ہے، تحفظ دیتا ہے، سکون دیتا ہے اور لوگ کہتے ہیں دنیا میں سکون نہیں ہے۔

وہ کچھ کہے بغیر پیچھے ہو گئے۔وہ جانتا تھا وہ کچھ نہیں کہیں گے۔اپنی ناکامی پر بیٹے کی کامیابی کا جشن کیسے مناتے؟اُس بیٹے کا ہیرو ناکام تھا وہ اُس کی کامیابی کو کس سے ملاتے؟زیان جانتا تھا۔اُن کے کچھ کہے بغیر وہ سب جانتا تھا۔

صرف والدین ہی بچوں کی رگ رگ سے واقف نہیں ہوتے کبھی کبھار بچے بھی والدین کی ایک ایک چیز جان جاتے ہیں۔

اِس سب میں بس اُس کی اُمید ختم ہوئی تھی مگر حوصلہ بلند ہوا تھا۔کچھ کر جانے کا نہیں سب کچھ کر جانے کا۔او جن کے حوصلے بلند ہوں اُن کو کون روک سکا ہے۔؟

ماضی تھا یاد آتا رہتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہانی تم اپنا خیال نہیں رکھتی اب تمہارا وہ کھڑوس باپ آئے گا تو میں اُسے کیا جواب دوں گی؟"

"آپ میرے ہینڈسم بابا کو کھڑوس نہیں کہہ سکتی۔"مصنوعی ناراضگی دکھائی گئی۔

"چلو جاؤ۔ میں تو اُسے کھڑوس کہوں گی میرا جو جی چاہے گا وہ کہوں گی۔ تمہارا باپ ہے تو کیا ہوا وہ میرا بیٹا ہے۔"وہ ضعیف سی خاتون بہت ادب سے یہ سب کہہ رہی تھیں۔

Clubb of Quality Content!

"دادی آپ کا جو جی چاہے وہ کہیں پر میرے سامنے نہ کہا کریں۔ مجھے اچھا نہیں لگتا۔"

دادی نے اُس خوبصورت سی لڑکی کو دیکھا تھا۔ کمر تک آتے بال کھلے ہوئے تھے۔ اُنہیں یاد تھا اُس نے یونیورسٹی ختم ہونے کے بعد یہ بال کٹوا دیے تھے۔ اور اب بھی اُس کی پوری

کوشش ہوتی تھی کہ وہ اِنہیں کٹوا دے۔اُس لڑکی نے چھوٹی سی عمر میں ماں کی جدائی سہی تھی۔اور باپ کے ہوتے ہوئے اُس سے جدا تھی۔

"ہانی تم نواز سے ناراض نہیں ہوتی؟"ناجانے کیا خیال تھا جو اُنہیں یہ پوچھنے پر مجبور کر گیا تھا۔

ہانیہ نے دادی کو دیکھا تھا وہ ایک ماں تھیں جو اپنے بیٹے کی جدائی پہ غمگیں تھیں اب وہ اُنہیں اپنا غم بتا کر مزید غمگیں نہیں کرنا چاہتی تھی۔دادی ہی تو اُس کی کل کائنات تھیں۔ایک بڑے سے گھر کی دوسری منزل میں بس دو عورتیں ہی تو آباد تھیں۔اب اگر وہ دونوں بھی دکھی ہو جائیں گی تو دوسری منزل کا کیا ہوگا؟اپنا غم وہ کسی اور کو سنا لے گی۔

"دادی اِس میں ناراض ہونے والی کیا بات ہے۔جب چھوٹی تھی تب ہوتی تھی ناسمجھ جو تھی"وہ بات کرتے مسکرا دی تھی۔

"اب بڑی ہو گئی ہوں باتوں کو سمجھتی ہوں۔ کام کرتی ہوں۔ کاروبار کو سمجھتی ہوں۔ ریسٹورنٹ کھولا ہے اپنا۔ خوابوں کو سمجھتی ہوں۔ یہ خواب جو ہوتے ہیں نہ اِنسان سے بہت کچھ چھڑوا دیتے ہیں"

دادی نے ترحم سے اُس لڑکی کو دیکھا۔ وہ نا جانے یہ سب کس سے کو سمجھا رہی تھی۔ دادی کو یا خود کو؟ وہ غور کرتی تو سمجھ جاتی اِس لئے غور کرنا چھوڑ دیا۔ وہ اِس لڑکی کو سمجھنا نہیں چاہتی تھیں۔ اُس کو سمجھنے کے لئے اور کوئی۔

"یہ جبال سے آج کل تمہاری کوئی ناراضگی چل رہی ہے۔" دوسری منزل پر بسی اِس ضعیف عورت کو پہلی منزل والوں کا بھی بہت خیال تھا۔ پر دوسری عورت ہر کسی کا خیال نہیں کر لیتی تھی۔

"اُس کے پاس میرے کچھ کاغذات ہیں جو وہ واپس نہیں کر رہا۔"

"ضروری ہیں؟"

"شاید نہیں"

"تو پھر کیوں چاہیے؟"

"کیونکہ وہ میرے ہیں۔"

"تو پھر اُس سے ہر قیمت پر لو"

ہانیہ نے جھکی نظر اُٹھا کر دادی کو دیکھا۔وہ مسکرا رہی تھیں۔ہانیہ کو ابھی بھی وہ مسکراتے ہوئے اچھی لگتی تھیں۔اُس کو اُن سے اِس بات کی اُمید نہیں تھی۔کیوں نہیں تھی؟اُس کو ہونی چاہیے تھی۔دادی کی وجہ سے ہی تو آج وہ یہاں تک پہنچی تھی۔باپ نے تو صرف خواب پورے کرنے کے لئے پیسہ دیا تھا۔دادی نے تو ہر وہ چیز دی تھی جو خواب پورے کرنے کے لئے ضروری ہے۔ایک شخص خواب دیکھنا سکھا گیا تھا ایک نے پورے کرنا سکھا دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"زیان؟"

کوئی اُسے بلا رہا تھا۔ صوفے پر سوتے زیان نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو سامنے زائرہ کھڑی تھی۔ اُس کی آنکھیں کافی رونے کا پتہ دے رہی تھیں۔ ناک بھی سرخ تھی۔ زیان نے ساتھ پڑے موبائل فون پر وقت دیکھا رات کے ساڑھے تین ہو رہے تھے۔ رات واقعی لمبی تھی۔ پتہ نہیں کیسے بچپن کی پر سکوں راتیں بڑے ہوتے ہوتے بے چین راتوں میں بدل جاتی ہیں؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے زائرہ کو اپنے ساتھ خالی جگہ پر بیٹھنے کو کہا یہ تو طے تھا کہ وہ اُس سے رونے کی وجہ نہیں پوچھے گا۔ جن وجوہات میں اپنا نام شامل ہو اُن چیزوں کی وجوہات پوچھی نہیں جاتی معلوم کی جاتی ہیں۔

"زائرہ باہر چلو گی؟"

زائرہ نے اپنے بھائی کو دیکھا بے یقینی سے نہیں پورے یقین سے وہ آج بھی اُسے رونے کے بعد ہنسانا نہیں بھولا تھا۔اُس نے بھرپور سرہاں میں ہلایا۔

"اُٹھو منہ دھولو اِس شکل کے ساتھ میں تمہیں باہر نہیں لے کر جاؤں گا۔معاشرے میں کوئی عزت ہے میری۔" کھڑے ہوتے کہا۔

وہ جانتی تھی وہ اب اُسے زچ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا مگر پتہ نہیں وہ کیسے بھول جاتا تھا کہ چھوٹے بہن بھائی زچ ہونے نہیں زچ کرنے کے لئے پیدا ہوتے ہیں۔وہ کھڑی ہوتے بھرپور مسکرائی۔آنکھوں میں نمی واضح تھی۔زیان ٹھیک کہتا تھا زائرہ کا پسندیدہ مشغلہ رونا تھا اور وہ یہ کام زیان کے سامنے سب سے زیادہ کرتی تھی۔

"میں ایسے ہی جاؤں گی اور آپ مجھے ایسے ہی لے کر جائیں گے۔" زائرہ نے آگے بڑھ کر اُس کے بازو کے گرد ہاتھ گزارا۔ اب اُس کا قد لمبا ہو گیا تھا۔ چھوٹا ہوتا تو وہ اُس کا ہاتھ تھامتی اور اُسے زور زور سے کھینچتی۔ کھینچنے سے یاد آیا تھا کے قد لمبا ہوا تھا۔ تھی تو وہ ابھی بھی چھوٹی زائرہ ہی۔ اُس نے زور زور سے زیان کا بازو ہلایا تھا۔

اگلے ہی منٹ زیان نے بازو چھڑوایا تھا۔ اُسے سخت چڑ تھی اِن حرکتوں سے۔ زائرہ اُس کی بہن نہ ہوتی تو وہ اپنے سے سات سال چھوٹی لڑکی کو کبھی دیکھتا بھی نہ۔

"زائرہ تم ایسی رونی صورت لے کر ہی آجاؤ پر یہ حرکتیں مت کرو۔"

Clubb of Quality Content

زائرہ ہنس دی وہ اُسے سات سال بعد بھی تنگ کر سکتی تھی۔ اور پھر وہ بھاگ کر منہ دھونے کے لئے چلی گئی۔ بھائی کو تنگ کر لیا تھا لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ لڑکی ہو کر اپنی خوبصورتی پر دھیان نہ دیا جاتا۔

پندرہ منٹ بعد وہ دھلے دھلائے سے چہرے کے ساتھ واپس آئی تھی۔ بال سمٹے ہوئے تھے۔ کپڑے ابھی نہیں بدلے تھے۔ وہ اُسی کھلے سے نائٹ سوٹ میں موجود تھی۔

"تم کپڑے بھی بدل لیتی۔"

"ساڑھے تین بجے کون اچھے کپڑے پہن کر باہر جاتا ہے اور ویسے بھی ایسے عجیب سے حلیے میں کہیں بھی چل دینے سے اِنسان امیر لگتا ہے۔ میسی اینڈ کول۔"

زیان نے اِس عجیب منطق پر حیرانی سے اُس کو دیکھا۔ مگر ابھی وہ اِس لڑکی سے کچھ اور نہیں کہنا چاہتا تھا۔ اُس کا کوئی بھروسہ نہیں تھا وہ پھر سے رونا شروع کر دیتی۔

وہ دونوں گاڑی میں موجود تھے۔رات کے اِس وقت یہ ہی کیا جا سکتا تھا۔کچھ دیر پہلے اذان ہو چکی تھی اور سورج طلوع ہو رہا تھا۔ایک بار پھر نئے دن کا آغاز ہو رہا تھا۔گاڑی رکی ہوئی تھی۔اور وہ دونوں سورج کو طلوع ہوتے دیکھ رہے تھے۔

"زیان تمہیں سن سیٹ پسند ہے یا سن رائز؟"زائرہ آنکھوں میں خوشی اور نیند لئے پوچھ رہی تھی۔

"سن رائز۔"زیان کی مدھم آواز گاڑی میں گونجی تھی۔

زائرہ نے منہ کے زاویے بگاڑے تھے۔زیان کی ہر بات اُلٹی ہی ہوتی تھی۔سن رائز سننے میں ہی تھوڑا عجیب تھا۔سن سیٹ سنتے ہوئے کتنا اچھا لگتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے سن سیٹ زیادہ پسند ہے۔"

"اِسی لئے تم زندگی میں سیٹ نہیں ہو پا رہی۔" زیان نے بات سے بات بنائی تھی۔

"کیا مطلب ہے تمہاری بات کا؟"

"مطلب یہ زائرہ کہ تم کب بڑی ہو گی؟ ہر بات پہ روتی ہو۔امی کو تنگ کرتی ہو۔اُن سے لڑتی ہو۔ تمہیں پتہ ہے ابو بیمار ہیں۔وہ ایسی باتیں کرتے ہیں۔آج سے نہیں ہمیشہ سے پھر کیوں اُن کی ہر بات دل پہ لے لیتی ہو۔"

"زیان میں یہ سب سوچنے باہر نہیں آئی۔اور اگر میں انہیں تنگ نہیں کروں گی تو کسے کروں گی؟"

"مطلب تمہیں پتہ ہے تم اُنہیں تنگ کرتی ہو؟" وہ تھوڑا حیران ہوا تھا۔

زائرہ مسکرائی تھی اور آنکھوں سے ہاں میں اِشارہ کیا۔

"تم اِس رونے کا اثر صبح دیکھ لو گے۔"

"زائرہ کب بڑی ہو گی تم؟"

"کبھی نہیں۔"

زیان نے نفی میں سر ہلاتے دوبارہ سامنے دیکھا تھا۔ زائرہ کا بڑا ہو جانا ناممکنات میں سے ایک تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

آج اتوار کا دِن تھا۔ سورج نے کافی دن بعد اپنا دیدار کروایا تھا۔ موسم زندگی میں بڑا گہرا اثر رکھتے ہیں۔ اِن موسموں سے ہی تو یادیں وابستہ ہو جاتی ہیں۔

ایسی ہی سورج کی شعاوں میں ایک عالیشان سا گھر چمکتا ہوا نظر آرہا تھا۔گھر کی کھڑکیوں سے سورج کی کرنیں اندر داخل ہو رہی تھیں۔اِن سورج کی کرنوں سے آگے بڑھا جائے تو کچھ لوگ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے نظر آئیں گے۔

سفیہ سلطانہ عرف دادی جن کا نام اُن کی شخصیت کے مطابق تھا۔وہ ہیڈ چئیر پر تھیں۔ایک طرف رحمان اور دوسری طرف اُن کی زوجہ فرہ بیٹھی تھیں۔جبال رحمان کے ساتھ جبکہ ماہین اور رہانیہ دوسری طرف تھیں۔اتوار کا دن خاندان کے نام کیا جاتا تھا۔اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھایا جاتا تھا۔

"ماہین کے سسرال سے فون آیا تھا وہ شادی کی تاریخ طے کرنا چاہتے ہیں۔فواد اگلے مہینے باہر سے آجائے گا۔اُنہی دنوں میں اس کی رخصتی بھی ہو جائے گی۔"

Clubb of Quality Content

فرہ بڑے تحمل سے کہہ رہی تھیں۔ہانیہ نے ماہین کو دیکھا تھا اور مسکرائی تھی جس کے جواب میں وہ بھی مسکرا دی۔ماہین کے نکاح کو چار سال ہو گئے تھے۔اور اب اُس کی شادی کی تیاریاں جاری تھیں۔

"تو بلا لو اُن کو جب اُن کا دل چاہے آ جائیں" سہیل نے عام سے لہجے میں کہا تھا۔جبال کو اِس سب میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔

تھوڑی دیر گفتگو جاری رہی۔ناشتہ ختم ہو چکا تھا۔ہانیہ ریسٹورنٹ جانے کے لئے اُٹھ کھڑی ہوئی سب کو خدا حافظ کہتے ہوئے باہر کی طرف چل دی۔جبال بھی اُس کے پیچھے گیا تھا۔اُس کو بھی وہیں جانا تھا۔اتوار اور ہفتے کے دن ڈیلڈائن ایک عام ریسٹورنٹ ہوتا تھا۔

"ہانیہ تم میرے ساتھ چل سکتی ہو۔" جبال اُس سے پوچھ رہا تھا۔

"نہیں جبال میں خود جا سکتی ہوں۔" ہانیہ عام سے لہجے میں کہتے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

"کیا تم مجھ سے ناراض ہو۔"

"جبال میں پہلے بھی تمہارے ساتھ نہیں جاتی تھی۔"

جبال نے ہانیہ کو جاتے دیکھا۔ وہ ٹھیک کہہ رہی تھی وہ ناراض ہو یا نہ ہو وہ اُس کے ساتھ نہیں جاتی تھی۔ اُس کو کبھی کبھی اپنی یہ کزن تھوڑی عجیب لگتی تھی۔ تھوڑی سے شاید زیادہ۔ ہانیہ کی اپنی ایک دنیا تھی۔ ہر کوئی اُس کی دنیا میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ جبال واپس اندر چلا گیا تھا۔ اب وہ تھوڑی دیر بعد جانے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ناشتہ کی ٹیبل پر تین لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔خاموشی تھی بالکل خاموشی کھانے کے وقت بولنا اچھی بات نہیں ہوتی۔

"زائرہ کہاں ہے؟" شمس سمیعہ سے پوچھ رہے تھے۔

"سو رہی ہو گی۔بیچاری رات کو بھی روتی رہی تھی۔" سمیعہ نے لاڈ سے کہا تھا۔

زیان نے اپنے والدین کو دیکھا۔وہ جانتا تھا انہوں نے صبح اُٹھ کر رات کے متعلق بات کی ہو گی۔اور پھر سمیعہ نے اپنے بچوں کی حمایت کی ہو گی اور شمس بھی اُن کی حمایت سے قائل ہو گئے ہوں گے۔

اتنی دیر میں زائرہ باہر آچکی تھی۔آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔زیان اور وہ تقریباً پانچ بجے گھر واپس آئے تھے۔اور آتے ساتھ زائرہ سوئی نہیں بے ہوش ہوئی تھی۔زائرہ خاموشی سے آکر بیٹھی تھی۔بچے گھروں میں ناراضگی کا اظہار نہ بول کر ہی کرتے ہیں۔

سمیعہ نے مسکرا کر اپنی بیٹی کو دیکھا۔اُس کو اپنے ساتھ لگا کر سر چوما۔"میری پیاری بیٹی اُٹھ گئی؟"زائرہ نے اُن سے پیچھے ہوتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔سمیعہ نے اُس کی پلیٹ میں ناشتہ دیا۔

"زائرہ بیٹا یونیورسٹی میں کوئی مسلہ تو نہیں ہے نہ؟"شمس بڑے پیار سے اپنی بیٹی سے پوچھ رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں ابو کوئی مسلہ نہیں ہے۔"زائرہ نے سنجیدگی سے جواب دیا اور ناشتے کی طرف متوجہ ہو گئی۔باقی سب بھی خاموشی سے ناشتہ کرنے لگے۔

زیان کے پاؤں پہ کچھ لگا تھا۔اُس نے نظر اُٹھا کر سامنے بیٹھی زائرہ کو دیکھا۔وہ مسکرا رہی تھی۔ساتھ اپنے والدین کی طرف اشارہ کیا جیسے کہہ رہی ہو کہا تھا صبح رونے کا اثر ہو گا لو ہو گیا۔

"بڑی ہو جاؤ" زیان نے بنا آواز کہا تھا۔

"بالکل بھی نہیں۔" زائرہ نے بھی اُسی انداز میں کہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہانیہ ڈیل ڈائن میں داخل ہوئی تھی۔ابھی وہاں خاموشی کا راج تھا۔سب ورکرز اپنے کام میں مصروف تھے۔

"باجی تم کچھ زیادہ جلدی نہیں آگیا۔"

یہ ایک پٹھان لڑکا تھا جسے ہانیہ نے ایک مہینہ پہلے نوکری پر رکھا تھا۔ وہ زیادہ پڑھا لکھا نہیں تھا اور کام کرنا بھی نہیں جانتا تھا۔ ہانیہ کی ملاقات اُس سے ایک فوڈ سٹریٹ میں ہوئی تھی۔ وہاں وہ کھانا سرو کر رہا تھا۔ اُس کو بالکل بھی کام نہیں آتا تھا۔

اُس نے کسی پر چائے گرائی اور اگلے شخص نے اُس کو سنائی۔ مگر جمشید خان نے بالکل غصہ نہ کیا بلکہ بڑے آرام سے اپنی غلطی مانی اور اُسکی معافی بھی مانگی۔ ہانیہ نے پتہ نہیں کیا سوچ کر اُس کو اپنا کارڈ دیا تھا۔ اور اگلے دن وہ ہانیہ کے پاس موجود تھا۔ ہانیہ نے اُسے کام سکھانے کی ہامی بھری اور تھوڑی سی تنخواہ دینے کو کہا۔ اور وہ لڑکا اسی میں خوش تھا اُسے کام سکھایا جائے گا یہ اُس کے لئے کافی تھا۔

وہ الگ بات تھی کام کرنا اُس کو ابھی بھی نہیں آتا تھا۔

"جیم میں تم سے پوچھ کے نہیں آسکتی کہ کب آؤں اور کب نہیں"

جمشید خان نے برا سا منہ بنایا تھا۔ایک تو اُس کی باجی نے اُس کا نام جیم رکھا ہوا تھا۔اُس نے کئی بار کہا تھا کہ یہ انگریزوں والا نام نہ لیا کرو۔ مگر اگلے کو سمجھ ہی نہیں آتی تھی۔

"باجی ایک تو تم ہم کو جیم ویم نہ کہا کرو۔ عجیب انگریزوں والا نام ہے۔"

"جیم انگریزوں کا نام نہیں ہے۔یہ کھانے کی چیز ہے جیم۔" ہانیہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

ہانیہ کے مطابق اِس کمزور اور چھوٹے لڑکے کا اتنا بڑا اور بھاری نام "جمشید خان" کچھ عجیب سا تھا۔

Clubb of Quality Content!

سٹاف سارا اکٹھا ہو چکا تھا۔ کچھ دیر بعد ریسٹورنٹ کھل جانا تھا۔ آج اتوار تھا لوگ اپنی فیملیز کے ساتھ آتے تھے۔ ڈیل ڈائن منفرد تھا، خوبصورت تھا۔ جدید دور کی خوبصورتی پر پورا اترتا تھا۔ ہفتے کے پانچ دِن عام ریسٹورنٹ نہ ہونے کی وجہ سے خاص سمجھا جاتا تھا۔

دیلڈائن ہانیہ کا خواب تھا جس کا ایک ہی مقصد ہانیہ ظاہر کرتی تھی۔

"Quality over quantity for everyone."

اور اِس مقصد کو ہانیہ پورا کرنے کی کوشش میں تھی۔ خواب دیکھنا آسان ہوتا ہے خواب پورے کرنا مشکل ہوتا ہے۔

مگر ہانیہ کے لئے یہ مشکل نہیں تھا۔ اُسکے بابا کی وجہ سے اُس نے اپنے ریسٹورنٹ کا آئیڈیا اُن کو بتایا اور اُنہوں نے اُس کے خواب کو اپنا خواب بنالیا۔ مگر اُس نے اُسے کسی کا خواب نہیں بننے دیا تھا۔

اُس نے چار سال پہلے ڈیلڈائن کی بنیاد رکھی تھی۔اُس نے اپنے والد سے اپنا شئیر لیا تھا جو ڈیل ڈائن کے لئے ناکافی تھا۔اسی وجہ سے جبال کو ڈیل ڈائن میں شامل کیا تھا۔جبال اُس کا کزن تھا، ہم عمر تھا۔اُسکے ساتھ پڑھا تھا۔دونوں ایک دوسرے کو زیادہ نہیں جانتے تھے۔مگر تھوڑا بھی نہیں جانتے تھے۔

سٹاف میں سے کسی نے ڈیل ڈائن کے شیڈز اُٹھائے تھے۔سورج کی نرم گرم سی روشنی ہانیہ پر پڑی۔ایک مسکان اُسکے چہرے پر آئی اور وہ اُٹھ گئی۔اُسے کام کرنا تھا۔

Clubb of Quality Content

خواب پورے ہو جائیں تو ذمہ داری لاتے ہیں۔اور ہانیہ یہ ذمہ داری اُٹھانے کے لئے تیار تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

یونیورسٹی میں ہجوم تھا۔سوموار ہو اور انسان کے اوسان پر وار نہ ہو یہ ناممکن سی بات ہے۔

زائرہ آگے بڑھتی نظر آرہی تھی۔آج ٹیسٹ تھا۔ہفتے کو والدین سے ڈانٹ کھائی تھی اور ڈانٹ کا اثر یہ ہوا کہ اُسے آج ٹیسٹ آتا تھا۔والدین ڈانٹے تو کچھ وقت کے لئے تو انسان میں دنیا فتح کرنے کا جذبہ بھی بیدار ہو جاتا ہے یہ تو پھر ایک ٹیسٹ تھا۔

زائرہ مسکرا رہی تھی۔ایک ٹیسٹ کے یاد ہو جانے سے زندگی اچانک کتنی خوش لگنے لگی تھی۔سب اچھا تھا۔ہوائیں، پودے، بادل حتیٰ کہ وہ لڑکی بھی اچانک اچھی لگنے لگی تھی جس کے فیشن کے نام پر چھوٹے کپڑے پہننے پر اُسے ہمیشہ چڑ رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

زائرہ فیشن کرتی تھی مگر مہذب فیشن جس میں آپ باوقار لگیں بے وقار نہیں۔

آج کے سوموار کا آغاز اچھا تھا۔اختتام اچھا نہ بھی ہوتا تو کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

زیان عافیہ کے آفس روم میں داخل ہوتا ہے۔فل فرنشڈ آفس روم میں وہ بارعب سی خاتون بیٹھی نظر آرہی تھیں۔آنکھوں پر نظر کی عینک اور ہاتھ میں کوئی فائل موجود تھی۔

زیان کو آتے دیکھ عینک اتارتی ہیں اور زیان کی طرف دیکھتی ہیں۔ایک لمحے کے لئے اُسے دیکھتے مسکراتی ہیں۔

“Congratulations young man. Your pilot program has been successful ”

عافیہ نے زیان سے کہا۔زیان نے اُن کی بات سنتے سر کو خم دیا اور چلتا ہوا اُن کے سامنے بیٹھ گیا۔

“It’s just start. I have to go really far.”

Clubb of Quality Content

زیان نے سنجیدگی سے کہا۔عافیہ ہاتھ باہم ملاتے ہوئے آگے کو جھکیں اور اِس نوجوان مرد کو دیکھا۔اس کے کامیابی حاصل کرنے کے جذبے کو دیکھا۔اس کے آگے بڑھنے کی جستجو کو دیکھا۔اس کا بہت کچھ پیچھے رہنے کے پچھتاوے کو دیکھا۔

وہ جانتی تھیں کے یہ لڑکا جواب بڑا ہو گیا تھا۔بہت کچھ حاصل کر سکتا ہے۔وہ اُس سے پانچ سال پہلے نیویارک میں ملیں تھیں۔تب وہ اُنہیں بیوقوف لگا تھا۔جو کسی کے لئے کچھ کرنا چاہے اُسے بیوقوف ہی سمجھا جاتا ہے۔اور عافیہ کو ایسے بیوقوفوں کی مدد کرنا آتی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

پائلٹ پروگرام ایک آزمائشی منصوبہ ہوتا ہے جو کسی پروڈکٹ یا سروس کو چھوٹے پیمانے پر جانچنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔یہ زیان کی محنت اور عافیہ کے تعلقات تھے جس نے اِس پائلٹ پروگرام کو کامیاب بنایا تھا۔

یہ پروگرام زیان کا خواب نہیں مقصد تھا۔ خوابوں کی تعبیر ہوتی ہے۔ مقاصد کی تکمیل ہوا کرتی ہے۔ عافیہ نے خواب کی تعبیر کی تھی۔ زیان کو اپنے مقصد کی تکمیل کرنی تھی۔

"زیان تم خوش نہیں ہوتے۔ خوش رہا کرو۔" عافیہ نے اُس کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"مجھے ابھی بہت آگے جانا ہے۔ اتنی سی بات پر خوش ہو جاؤں گا تو مغرور ہو جاؤں گا۔ اور مغرور لوگوں کا کامیابی سے کیا تعلق؟"

زیان نے عافیہ سے سوال کیا تھا۔ پہلے وہ اُن سے سوالات نہیں کیا کرتا تھا۔ عافیہ نے اُسے سال پہلے پاکستان واپس جانے کو کہا تھا۔ تب اُس نے اُن کی بات پر غور نہیں کیا تھا۔ بس دو سال سے وہ اُن سے سوال کرنے لگا تھا۔

"اور غرور کا خوشی سے کیا تعلق ہے زیان؟"

زیان نے عافیہ کی طرف دیکھا۔وہ ہمیشہ اُس کے سوال پر سوال کرتی تھیں جو اُس کو سوچنے پر مجبور کر دیا کرتے تھے۔سوال مشکل نہیں ہوتے تھے۔نہ ہی سوال خاص ہوتے تھے۔بس وہ سوال ہوتے تھے۔مگر اُن سوالات کے جوابات آسان نہیں ہوتے تھے۔کم از کم زیان کے لئے آسان نہیں ہوتے تھے۔

"بس پھر آپ یہ سمجھ لیں کہ مجھے خوش ہونا نہیں آتا یا میں ابھی خوش نہیں ہونا چاہتا۔"

عافیہ اُس کی بات سن مسکرا دیں تھیں۔سر کو ہاں میں جنبش دی تھی۔وہ ایسا ہی تھا۔احترام کرتا تھا مگر اعتراز بھی کرتا تھا۔کسی کی بات آسانی سے نہیں مان جاتا تھا۔اور ہر کسی کی بات کو ٹالتا بھی نہیں تھا۔سنتا تھا۔غور سے۔اور اطمینان سے اُس بات کو رد کرتا تھا۔

زیان اور عافیہ کو اب کام پر بات کرنی تھی۔اُن کی گفتگو زیادہ تر کام کے گرد ہی گھومتی تھی۔
مگر ایک سال سے وہ کچھ مزید باتیں کر لیا کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

دروازے پر گھنٹی،ایک کوریئر، کوئی انویلپ، کسی ملازم کا اُس کو ہانیہ تک پہنچانا،ہانیہ کا وہ کاغذات کھولنا،اُن کو پڑھنا۔اور پڑھ کر سمجھنا۔

بس اتنا ہی سمجھنا پڑتا ہے۔اتنا ہی وقت لگتا ہے اپنے خوابوں کو بکھرتا ہوا دیکھنے میں۔اپنی محنت کو ضائع ہوتے دیکھنے میں۔اپنی زندگی کا مقصد ختم ہونے میں۔

بس اتنا ہی سمجھنا پڑتا ہے۔اعتبار، بھروسہ،یقین سب کو بے بسی بننے میں۔

☆☆☆☆☆☆☆

زائرہ گھر میں داخل ہوئی تھی۔کچھ مایوس تھی۔سوموار والے دن کی خوشی کہیں بھی نظر نہیں آتی تھی۔آج بدھ تھا۔ٹیسٹ واپس ملنے تھے۔اور مل بھی گئے تھے۔اسی لئے مایوسی تھی۔

کیا فائدہ ہوا اتنا پڑھنے کا اگر نتیجہ یہ ہی نکلنا تھا۔پتہ نہیں وہ کونسے لوگ ہوتے ہیں جو پڑھائی کو کسی پیشے میں شمار نہیں کرتے۔جو کہتے ہیں سٹوڈنٹ لائف بہت آسان ہے۔زندگی کے مسائل تو آگے شروع ہوتے ہیں۔پتہ نہیں لوگ پڑھائی کے بوجھ پر کہانیاں کیوں نہیں لکھتے۔پتہ نہیں وہ کونسے لوگ ہوتے ہیں جو تعلیمی اداروں میں لائف پارٹنر ڈھونڈ لیتے ہیں۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

ایسے لوگ اگر ہوتے ہیں تو کہاں ہوتے ہیں اور اگر ہوتے ہیں تو ہمیں کیوں نظر نہیں آتے۔ وہ لوگ جن کے لئے پڑھائی آسانی ہے۔اگر واقعی ایسے لوگ ہوتے ہیں تو انہیں اپنی خوش نصیبی پر رشک کرنا چاہیے۔

"آگئی میری بیٹی؟ کھانا لگاؤں؟"

"کیا ہوا زائرہ پریشان ہو؟" زائرہ کو نہ بولتے دیکھ سمیعہ نے پوچھا تھا۔

"نہیں امی تھک گئی ہوں۔"

ایک تو مائیں بہت عجیب ہوتی ہیں ہر تاثر سمجھ جاتی جو چیز نہیں بھی سمجھنی ہوتی وہ بھی سمجھ جاتی ہیں۔ اور پھر اگر وجہ معلوم نہ ہو تو اندازے لگانے بیٹھ جاتی ہیں۔ اور ایسے ایسے اندازے لگاتی ہیں کہ اپنی پریشانی پہ ہی شرمندگی ہو جاتی ہے۔ پریشانی کی جو وجہ ہوتی ہے وہ چھوٹی لگنے لگتی ہے کیونکہ اندازے بہت بڑے بڑے لگ چکے ہوتے ہیں۔

"جاؤ زائرہ ہاتھ منہ دھو آؤ۔ میں کھانا لگاتی ہوں۔ اور پریشان نہ ہوا کرو۔"

زائرہ ماں کو دیکھتے اٹھ کھڑی ہوئی وہ کہہ رہی تھیں پریشان نہ ہوا کرو۔یہ ہی اگر وہ اُنہیں بتا دیتی کہ اِس سال بھی وہ زائرہ سے کسی اچھے رزلٹ کی اُمید نہ رکھیں تو یہی امی ہونی تھیں جو پریشانی کا سبب بن جانی تھیں۔پھر کہتی تھوڑا زندگی میں پریشان ہوئی ہوتی تو یہ سب نہ ہوتا۔ مائیں عجیب ہوتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہانیہ بیڈ کے کونے پر بیٹھی ہوئی تھی۔کاغذ سامنے ٹیبل پر پڑے تھے۔اُن کو واپس کھولنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔جبال اور ماہین اُس کے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

Clubb of Quality Content

"ہانیہ کیا ہوا تم نے اتنی جلدی کیوں بلایا ہمیں؟"

ماہین ہانیہ کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔ہانیہ نے جبال کی طرف دیکھا۔سامنے پڑے کاغذ کی طرف اشارہ کیا۔

جبال نے وہ کاغذ تھامے اور اُنہیں پڑھا۔وہ کورٹ سے آئے تھے۔ڈیل ڈائن کو تنازعہ جگہ کہا گیا تھا۔کسی نے اُس زمین کا اصل مالک ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

"ہانیہ یہ کیا ہے؟"

"میرا خیال ہے یہ مجھے تم سے پوچھنا چاہیے؟"

"میرا اِس سب سے کیا تعلق ہے؟"

"تو کس کا ہے جبال۔تم نے کہا تھا کہ وہ کاغذات محفوظ ہیں۔کیا حفاظت کی ہے تم نے؟"

"ہانیہ تم مجھ پر شک کر رہی ہو۔"

"نہیں جبال میں وہ کہہ رہی ہوں جو مجھے نظر آ رہا ہے۔"

"بس کرو تم دونوں۔مسلہ ہے تو حل بھی ہو گا۔اگر تم دونوں اسی طرح ایک دوسرے کو قصوروار ٹھہراتے رہو گے تو حل نہیں ڈھونڈ پاؤ گے۔"

Clubb of Quality Content!

ماہین کے کہنے پر ہانیہ نے نظرین پھیری تھیں۔ وہ اُن دونوں سے بڑی تھی۔ بچپن سے وہ اسی طرح اُن دونوں کی لڑائیاں ختم کیا کرتی تھی۔ وہ ایک بہن تھی اور ایک دوست بھی تھی اور اِن دونوں رشتوں کے درمیان توازن قائم کرنے کی اپنی پوری کوشش کرتی تھی۔

اور توازن قائم رکھنے کی کوششیں کبھی کامیاب نہیں ہوتی۔ انسان کا ہمیشہ ایک انسان کی طرف رجحان زیادہ ہو جاتا ہے۔

اور ہانیہ کبھی کسی کی پہلی ترجیح نہیں بن پائی تھی۔ ہانیہ خاموشی سے اُٹھتی ہے اور باہر چلی جاتی ہے۔

بالکنی میں روشنی تھی۔ ہوا تھی۔ سانس تھا۔ فون پر کسی کو کال ملائی اور فون کان سے لگایا کسی کو تو دکھ سنا سکتی تھی۔ کسی کو تو بتا سکتی تھی کہ وہ اُداس ہے۔

اگلے لمحے نواز کی آواز آئی تھی۔اور ہانیہ کی آنکھوں میں آنسو۔

"ہانیہ کیسے ہو بچے سب خیریت ہے۔"

انسان اُداس ہو تو ہر لفظ کا مطلب سمجھنے لگتا ہے۔ہر انداز کو سمجھنے لگتا ہے۔وہ پوچھتے تھے خیریت ہے ہمیشہ یہی پوچھتے تھے۔کیا اُن کو معلوم ہوتا تھا کہ وہ کبھی اُنہیں خیریت سے فون نہیں کرے گی۔کبھی وہ خوشی میں اُن سے بات نہیں کرے گی۔اپنا دکھ کسی اور وقت سنا لے گی۔

"خیریت ہے بابا بس آپ کی یاد آرہی تھی۔"وہ جانتی تھی وہاں نواز مسکرائے ہوں گے۔

"مجھے بھی میری بیٹی کی یاد آتی ہے۔ کہو تو ابھی آجاتا ہوں۔" ہانیہ بات سنتے مسکرا دی تھی۔

"آپ واقعی آسکتے ہیں؟"

"تمہیں اپنے باپ پر شک ہے۔ تم کہہ کر تو دیکھو۔"

وہ جانتی تھی وہ مزاق نہیں کر رہے۔ وہ کہے گی تو وہ واقعی آجائیں گے۔ سب چھوڑ کر وہ ہانیہ کے لئے آجائیں گے۔ کبھی کبھار عمل نہیں الفاظ بھی انسان کو کتنا سکون دے دیتے ہیں نہ۔

"نہیں بابا آپ ابھی نہ آئیں۔ ویسے بھی میں جانتی ہوں ابھی بھی آپ کے سر پر چار لوگ کھڑے ہوں گے۔" وہ مسکرا رہی تھی۔ وہ اپنے باپ کی مصروفیات سے واقف تھی۔ وہ ہر چیز سے واقف تھی۔ اپنے سے منسلک ہر انسان سے واقف تھی۔ کبھی کبھار تو وہ چاہتی تھی وہ اپنے لوگوں سے اِس حد تک واقفیت نہ رکھتی۔

"او کے ہانیہ اپنا خیال رکھنا۔ کوئی مسلہ ہو تو مجھے ضرور بتانا۔" نواز نے کہا اور ہانیہ نے سن لیا فون بند ہو گیا تھا۔ اُن دونوں کی اتنی دیر ہی بات ہوا کرتی تھی۔

نواز کو کام ہوتے تھے۔ ہانیہ کو بھی اب کام کرنا چاہیے تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Nexora tech company چھوٹے بزنس کو مضبوط کرنے میں مدد دیتی تھی۔ SMEs (میڈیم سئز ڈانٹر پرائزز) کو مفید کاروباری فیصلے کرنے میں مدد کرتی تھی۔ اُن کو جدید اور مفید آلات کے ساتھ ساتھ بچت بھی مہیا کرتی تھی۔

زیان نے بزنس سیٹ اپ MBA کے آخری سال میں تیار کیا تھا۔ وہ ہمیشہ سے جانتا تھا کہ اُسے کیا کرنا ہے بس وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ کب اور کیسے کرنا ہے۔ جو عافیہ سے ملنے کے بعد کچھ سمجھ آنے لگا تھا۔

عافیہ نیویارک کے ایک نامور بزنس مین کی بیٹی تھیں۔ باپ کی وفات کے بعد کبھی بھی براہ راست سامنے آکر کام نہیں کیا تھا۔ مگر زیان کے ساتھ وہ مل کر کام کر رہی تھیں۔

زیان چلتا ہوا اپنے آفس میں داخل ہوا وہاں کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ اُنہیں کچھ کاغذات پر زیان کے دستخط درکار تھے۔ زیان کو اچھا محسوس ہوا۔ لوگ اُس کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ اب وہ انتظار کرتا نہیں تھا کرواتا تھا۔ اچھا تھا یہ سب۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کاغذات پر دستخط کیے جا چکے تھے۔ لوگ جا چکے تھے۔ اب وہ اکیلا تھا۔ اُس نے آفس پر ایک نظر ڈالی وہ کتنا آگے آگیا تھا اور ابھی کتنا آگے اُس کو جانا تھا۔ اور ہمیشہ کی طرح آگے جانے کا سوچتے ہوئے وہ پیچھے چلا جاتا تھا۔ مستقبل کا خیال ماضی میں کھینچ لاتا تھا۔

دو سال پہلے

وہ کولمبیا یونیورسٹی میں داخل ہوا۔وہاں ایک نیا جہاں آباد تھا۔ہر چیز کسی منزل کی طرف گامزن تھی۔کولمبیا یونیورسٹی ایم بی اے میں داخلہ لینے کے لئے کم از کم پانچ سال کا کام کا تجربہ چاہیے ہوتا ہے۔اُس نے کام کیا تھا دن رات ایک کر کے اور جہاں وہ کام کرتا تھا وہیں اُس کی ملاقات عافیہ سے ہوئی تھی۔

یہاں تک کا سفر آسان نہیں تھا۔پر کچھ وقت کے لئے وہ اپنے پانچ سال کے مسائل بھول گیا تھا۔سب اچھا لگنے لگا تھا۔وہ بھول گیا تھا کہ زندگی میں سب اچھا نہیں ہوتا۔وہ بہت کچھ بھول گیا تھا۔

Clubb of Quality Content

فون کا بجنا اُسے حال میں کھینچ لایا۔اُس نے فون کان سے لگایا اور مسکرادیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کوئی بہت تیز گاڑی چلاتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔ گاڑی ایک جھٹکے سے ایک گھر کے باہر رکی۔ گاڑی سے ایک لڑکا باہر نکلا۔ گارڈ نے اُسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ اُسے دھکیلتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

"امیر اور امیروں کی بگڑی اولادیں۔۔ ہنہ" گارڈ بڑبڑایا اور دوبارہ اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ وہ غریب آدمی روز یہ دیکھا کرتا تھا۔ اُس کے مالک کے بیٹے کے سب دوست ایسے ہی تھے۔ امیر زادوں کی بگڑی اولادیں۔

"تم نے کیا ہے نہ یہ سب۔" جبال گھر میں داخل ہوا۔ سیڑھیاں چڑھتے صائم کے کمرے میں داخل ہوا۔

"ریلیکس بڈی۔ کیا ہو گیا تمہیں؟" وہاں اطمینان تھا۔

Clubb of Quality Content

"تم جانتے ہو کیا ہوا ہے؟ یہ سب تمہارا کیا ہے۔ تم نے اُس زمین کو متنازعہ قرار دیا ہے۔ وہ تمہاری نہیں ہے صائم۔ میں نے خریدی تھی تم سے۔"

"او کے جبال تو جاؤ ثابت کرو۔ میرا دماغ کیوں کھا رہے ہو؟" وہ مسکرا رہا تھا۔

"تم کیوں کر رہے ہو یہ سب؟"

"کیونکہ مجھے تمہیں تنگ کر کے مزہ آتا ہے۔"

"ہم دوست تھے صائم۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تھے جبال تھے۔ اب نہیں ہیں۔"

بہت سی یادیں یاد آئیں۔ بہت سی یادیں بھول گئیں۔

"تم پچھتاؤ گے۔"

"میں پچھتانا چاہتا ہوں جبال۔" وہ ہنسا تھا۔

جبال اُسے دیکھتے مڑ گیا۔ وہ نہیں بدلا تھا۔ وہ آج بھی دوسروں کا سکون برباد کر کے سکون تلاش کرتا تھا۔ لوگوں کو پریشان کرنا آج بھی اُس کا پسندیدہ کام تھا۔

دروازے پر پہنچ کر وہ رکا۔ بدلا تو وہ بھی نہیں تھا۔ وہ مڑا اور تیزی سے آگے بڑھا۔ صائم کا کالر پکڑ اُسے کھڑا کیا اور پوری قوت سے اُس کے جبڑے پر مکا مارا۔

☆☆☆☆☆☆☆

رات دیر سے کوئی گھر میں داخل ہوا۔ دبے قدم چلتا آگے بڑھا۔ اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ کمرہ سادہ اور خوبصورت تھا۔ ہر چیز سلیقے سے رکھی گئی تھی۔ وہ بیڈ پر جوتوں سمیت ترچھا لیٹ گیا۔ آنکھیں بند کر لیں۔

نادل کلب
Clubb of Quality Content

کچھ دیر بعد کمرے میں کوئی داخل ہوا تھا۔لائٹ آن کی اور چلتا ہوا اُس کے سر پر کھڑا ہوا۔

"زیان تم جاگ رہے ہو۔"

"نہیں زائرہ میں سو رہا ہوں۔ لیکن تم سوتے لوگوں سے اگر یہ پوچھ سکتی ہو کہ وہ سو رہا ہے تو تم وہ بھی بول لو جو تمہیں بولنا ہے۔"

"زیان تم کتنا فضول بولنے لگے ہو۔"

"ہاں میں نے سوچا کہ زائرہ سے کچھ تو سیکھنا چاہیے انسان کو۔"

"جاؤ اب میں تمہیں نہیں دے رہی کھانا۔ صبح امی کو کہہ دینا کہ تم نے خود نہیں کھایا کھانا۔"

زیان نے آنکھیں کھولی اور نظر زائرہ کی طرف گھمائی۔

Clubb of Quality Content!

"تم مجھے کھانا دینے کے لئے جاگ رہی ہو؟"

"ہاں امی نے کہا تھا کہ زیان آئے تو اُسے کھانا کھلا دینا۔"

زیان اُس کی بات سنتے اُٹھا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد دونوں بیٹھے پیزا کھا رہے تھے۔وہ فریش ہو کر باہر آیا تھا جب زائرہ نے کہا تھا کہ کھانا تو اُس نے بھی نہیں کھایا اور گھر کا کھانا کھانے میں وہ دلچسپی نہیں رکھتی۔اور اب وہ زیان کے لئے اتنا جاگی ہے تو کیا زیان اُس کو ایک پیزا تک نہیں کھلا سکتا۔اگر نہیں تو افسوس ہے اُس کو اپنے بھائی پر۔

"تم کتنی مطلبی لڑکی ہو زائرہ؟" زیان کھاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"ہاں اگر ایک پیزا منگوا کر کھانے سے میں مطلبی ہو جاتی ہوں تو میں ہوں مطلبی۔"

وہ مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ساتھ کوئی مووی لگاتی ہے۔

"تمہیں صبح یونیورسٹی نہیں جانا؟"

"جانا ہے۔"

"تو تمہیں سونا نہیں۔"

"دنیا میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو راتوں کی نیند حرام کرتے ہیں۔"ادا سے کہا۔

"اگر تم اسی طرح نیندیں حرام کرتی رہو گی تو کامیابی تمہارا مقدر ضرور بنے گی۔"حوصلہ افزائی کی گئی۔

زائرہ نے طنز کو تعریف کے طور پر لیا تھا۔اور پھر دونوں سامنے دیکھنے لگے۔مووی دیکھنا اچھا تھا جب تک سمیعہ وہاں نہیں آئیں تھیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زائرہ کو اچھی خاصی سنائی اور زیان کو تھوڑی سنائی۔وہ بھی اس لیے کہ زیان زائرہ کو ڈانٹ پڑتے دیکھ ہنس پڑا تھا۔زائرہ کے ساتھ ہوتے ہوئے اُسے کبھی لگا ہی نہیں تھا کہ زندگی اتنی آگے بڑھ گئی ہے۔اُس کے ساتھ سب ویسا ہی لگتا تھا۔سب اچھا لگتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ہانیہ ڈیل ڈائن میں موجود تھی جب اُس نے جبال کو آتے دیکھا تھا۔دو دن سے ہانیہ اور اُس کا کوئی سامنا نہیں ہوا تھا۔اُن کا سامنا کم ہی ہوا کرتا تھا۔بات چیت بھی کم ہی کرتے تھے۔مگر کبھی ایسی بات کرنا ختم نہیں ہوا تھا۔

وہ اور جبال یونیورسٹی اکٹھے گئے تھے۔اکٹھے پڑھے تھے۔ہانیہ کے دوست نہیں تھے یا اُس نے کبھی بنائے ہی نہیں تھے۔اگر کہا جائے کہ اُسے کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی تو غلط ہوگا مگر پھر بھی وہ دوست نہیں بناتی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جبکہ جبال کے دوستوں کا شمار نہیں ہوتا تھا۔سب دوست نہیں بھی ہوتے تھے تو جبال کو جانتے ضرور ہوتے تھے۔امیروں کی بگڑی اولادوں کو سب جانتے ہی ہوتے ہیں۔

"تم اب واقعی بات نہیں کروگی مجھ سے؟"

ہانیہ نے جبال کو دیکھا تھا۔اگر وہ شرمندہ تھا تو یہ ناممکن تھا۔اگر وہ معصومیت دکھا رہا تھا تو بلا کی دکھا رہا تھا۔ہانیہ کو اُس پر مزید غصہ آیا تھا۔

Clubb of Quality Content

"جبال رحمان تم دو دن سے کام پر نہیں آئے وجہ جان سکتی ہوں؟"

"ہانیہ ہم یہ بات نہیں کر رہے۔"

"جبال ہم یہ ہی بات کر رہے ہیں۔یہ ورک پلیس ہے ہماری یہاں ہم کوئی اور بات نہیں کر سکتے۔"

"تو ٹھیک ہے پھر کام کی بات کرتے ہیں۔اب آگے کیا کریں گے ہم؟"

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟"

"ہانیہ ہمیں کورٹ جانا پڑ سکتا ہے۔اُنہوں نے کیس کیا ہے۔اس سب کے بارے میں کچھ سوچا تم نے؟"

"یہ میری جگہ ہے جبال میں کسی کو مجھ سے چھیننے نہیں دوں گی۔"

"اوکے لیڈی۔لیکن تمہیں کچھ کرنا چاہیے ایسے بیٹھے بیٹھے تو کچھ نہیں ہونے والا۔"

ہانیہ نے اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔کتنا پرسکوں تھا وہ۔کس طرح اُسے حل نکالنے کو کہہ رہا تھا۔وہ خود کیوں کچھ نہیں کرتا تھا۔اگر حل نکالنا اتنا ضروری تھا تو خود کیوں نہیں نکالتا تھا۔

وہ کسی کو کال ملاتے وہاں سے چلی جاتی ہے۔ڈیل ڈائن اُس کا تھا۔اُس کا ہے۔وہ خود حل نکل سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

زائرہ یونیورسٹی میں بیٹھی تھی۔ادھر ادھر نظر گھماتی ہے۔ہر طرف لوگ ہی لوگ تھے۔ کوئی ہنس رہا کوئی کہانی قصے سنا رہا تھا۔اُس سے کچھ فاصلے پر لڑکیوں کا ایک گروہ گول دائرے میں بیٹھا تھا۔اُن کی آوازیں سنی جا سکتی تھیں۔وہ کسی کو دیکھتے ہوئے کچھ کہہ رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے اُس طرف دیکھا۔وہاں کوئی لڑکا کھڑا تھا۔اُس کو اتنا معلوم تھا کہ وہ کوئی سینئر ہے۔لڑکیاں اُس کو خوبصورت کہہ رہی تھیں۔اگر وہ خوبصورت تھا تو زائرہ کو نہیں لگا تھا۔ وہ لڑکیاں اُسے اپنی کلاس کا بیسٹ سٹوڈنٹ کہہ رہی تھیں۔اگر وہ بیسٹ تھا تو زائرہ کو اُس سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔وہ لڑکیاں اور بھی بہت کچھ کہہ رہی تھیں اُس لڑکے کی تعریفیں کر رہی تھیں۔زائرہ کا اِس سب سے کوئی واسطہ نہیں تھا۔

اُسے کسی نے بلایا تھا۔ آواز سنتے وہ اُٹھی تھی اور مڑ گئی تھی۔ اُس کو اب کلاس میں جانا تھا۔ بس آگے چلتے ہوئے اُس نے صرف ایک بار اُس لڑکے کو دیکھا تھا۔ وہ خوبصورت نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

میٹنگز ختم ہو چکی تھیں۔ زیان عافیہ کے آفس میں داخل ہوتا ہے۔ وہ کام میں مصروف تھیں۔ مگر زیان اتنی اہمیت تو رکھتا تھا کہ اُس کے لئے وہ کام چھوڑ سکتی تھیں۔

"زیان تمہارا کام ہو گیا؟" اُس کو بیٹھتے دیکھ عافیہ نے سوال کیا تھا۔

"جی"

"تو جو بات تمہیں کرنی ہے کر لو۔ میں سن رہی ہوں۔"

زیان اُن کی بات سنتے سیدھا ہوا تھا۔ یہ عورت کہنے کو اُس کی کچھ نہیں لگتی تھیں مگر اُن سے بات کر کے اُسے ہمیشہ اچھا لگتا تھا۔

Clubb of Quality Content

"آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں کامیاب ہو رہا ہوں۔ جو میں نے حاصل کر لیا ہے کیا وہ کامیابی ہے؟"

عافیہ نے سنجیدگی سے اُسے دیکھا تھا۔ وہ ایسی باتیں نہیں کرتا تھا۔

"کامیابی کیا ہے زیان؟"

"جو مقصد آپ کا ہے اُسے پورا کر لینا؟"

"اور تمہارا مقصد کیا ہے؟"

زیان نے نظر اُٹھا کر عافیہ کو دیکھا تھا۔ وہ پھر سے سوال کر رہی تھیں۔ اُسے سوچنے پر مجبور کر رہی تھیں۔

"آپ کا کیا مقصد ہے؟" وہ زیان تھا وہ سوالوں کے جواب نہ دینا جانتا تھا۔ وہ لوگوں کے سوالوں کو اُن پر الٹنا جانتا تھا۔

عافیہ اُس کا سوال سنتے ہنس دی تھیں۔ وہ لڑکا ہمیشہ یہی کرتا تھا۔ تب بھی جب وہ اُن سے پہلی بار ملا تھا جب وہ کچھ نہیں تھا۔ اب تو

وہ پھر کامیابی کی طرف گامزن تھا۔

"میرے مقاصد سمجھنا آسان نہیں محمد زیان۔ میرے مقاصد عجیب ہیں۔"

"آپ بھی عجیب ہیں۔"

عافیہ نے اُس مرد کو دیکھا۔ محظوظ ہونے کے انداز میں سر اوپر نیچے ہلایا۔

"اور زیان تمہارے گھر میں سب کیسے ہیں؟"

اُن میں ایسی گفتگو عام نہیں تھی۔ مگر معلوم نہیں کس چیز نے عافیہ کو یہ پوچھنے پر مجبور کیا۔ زیان جانتا تھا وہ بات بدل رہی ہیں۔

"میرے گھر میں سب ٹھیک ہیں۔" لہجہ عام تھا۔

"اچھی بات ہے زیان گھروں کو ٹھیک ہونا چاہیے۔ گھروں کو گھر ہونا چاہیے۔"

زیان نے اُن کی بات پر سر ہلایا تھا۔ وہ اُنہیں کہہ نہیں سکا کہ گھر ہونا، گھر میں لوگ ہونا ذمہ داری لاتے ہیں، مسائل لاتے ہیں۔ وہ عافیہ کو یہ نہیں سمجھا سکتا تھا۔ امیر لوگوں کے گھروں میں بہت سے مسائل ہوتے ہیں۔ بڑے مسائل ہوتے ہیں اُن کو عام گھروں کے مسائل سمجھ نہیں آتے۔

☆☆☆☆☆☆☆

آسمان سیاہ تھا۔تارے غائب تھے۔بادل عیاں تھے۔موسم بدل رہا تھا۔

"ہانیہ تم واقعی کل وکیل کے پاس جا رہی ہو؟"

ماہین اور ہانیہ بالکنی پر موجود تھیں۔ہاتھ میں کافی کے کپ موجود تھے۔

"ہاں۔تمہارے بھائی نے کہا ہے کہ مجھے حل ڈھونڈنا چاہیے تو میں نے ڈھونڈ لیا۔"لاپروائی سے جواب دیا گیا۔

"ہانیہ تمہیں معلوم ہے وہ برا نہیں ہے۔بس لاپرواہ ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہانیہ اُس کی بات سنتے مسکرا دی۔ماہین نہ چاہتے ہوئے بھی ہمیشہ جبال کی طرفداری کر جاتی تھی۔ہانیہ کو برا نہیں لگتا۔بس کبھی کبھی خواہش پیدا ہوتی تھی کہ ایک بار صرف ایک بار زندگی میں کوئی اُس کی طرفداری کرے۔

"مجھے معلوم ہے ماہین کہ وہ برا نہیں ہے۔مگر اُس کی لاپروائی مجھے نقصان پہنچا رہی ہے۔میں کسی قیمت پر ڈیل ڈائن کو کچھ نہیں ہونے دے سکتی۔محبت ہے مجھے ڈیل ڈائن سے اُس کو بنتے دیکھا ہے میں نے اُس کو سجایا ہے میں نے اُس کو بڑھتے دیکھا ہے۔میں اُسے کسی کی لاپروائی کی وجہ سے کھونا نہیں چاہتی۔"

Clubb of Quality Content!

"اب تم کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو۔ڈیل ڈائن نہ ہو گیا عشق ہو گیا تمہارا۔" ماہین ہنس دی تھی۔

"ڈیل ڈائن عشق ہی ہے میرا۔" سنجیدگی کی جگہ برہمی نے لے لی۔ماہین خاموش ہو گئی۔

انسان کا پہلا پیار ہمیشہ کوئی بے جان چیز ہی بنتی ہے۔انسان اُس چیز کو خواب بناتا ہے، جنون بناتا ہے پھر عشق بناتا ہے۔ناکام رہ کر بھی خوش رہتا ہے۔اُس کو کامیاب دیکھ ساتویں آسمان پر جا پہنچتا ہے۔اُس کے نفع و نقصان سے غرض نہیں رکھتا۔انسان محبت کرنا جانتا ہے بس وہ انسانوں سے بے جان چیزوں کی طرح محبت نہیں کر پاتا۔

ڈیلڈ ائن ہانیہ کی محبت تھی۔پہلی کا معلوم نہیں مگر آخری ضرور تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"تمہیں ویسے آنے کی ضرورت نہیں تھی۔"

ہانیہ اپنے ساتھ چلتے جبال کو کہہ رہی تھی۔رات گزری دن چڑھا۔وہ بالکل تیار باہر نکلی تھی جب اُسے جبال کھڑا نظر آیا تھا۔وہ اتنی جلدی اُٹھا نہیں کرتا تھا۔ہانیہ کے منع کرنے کے بعد بھی وہ وکیل کے پاس اُس کے ساتھ چلنے کو تیار تھا۔

"کیسے نہ آتا چالیس فیصد کا مالک ہوں میں۔" وہ ہنس رہا تھا۔

"جبال تم بہت annoying ہو۔" ہانیہ پیر پٹھکتے آگے بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

زیان عاشر کے سامنے بیٹھا تھا۔ وہ دونوں سات سال بعد مل رہے تھے۔ یہ عاشر کی ورک پلیس تھی۔ کچھ دن پہلے عاشر کا فون آیا تھا تب اُسے پتہ چلا کہ زیان واپس آچکا ہے اور تب سے وہ ناراض تھا۔ زیان کی کالز نہیں اُٹھا رہا تھا۔ کسی میسج کا جواب نہیں دے رہا تھا۔ اور اب زیان اُس کو منانے موجود تھا۔

Clubb of Quality Content

"یہ کیا عجیب لڑکیوں والی حرکتیں کر رہے ہو تم۔"

"تم ایسے لڑکیوں کو بات نہیں کر سکتے کیس کر دوں گا میں تم پر۔"

"ہاں تم کر بھی سکتے ہو۔"

عاشر کوئی جواب دیتا اُس سے پہلے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔زیان نے ناراض عاشر کو سنجیدہ ہوتے دیکھا۔

دروازہ کھول کر کوئی داخل ہوا تھا۔زیان کی دروازے کی طرف پشت تھی۔

"عاشر۔یہ لائیر عاشر کا آفس ہے؟"

ہانیہ کی آواز پر زیان نے مڑ کر دیکھا تھا۔زیان کے مڑنے پر ہانیہ نے بھی اُسے دیکھا۔پر آج وہ دیکھتی نہیں رہی نظر ہٹالی۔آج اچانک ملنا اُسے ماضی میں نہیں لے گیا۔

"آپ ہیں ہانیہ۔ ہانیہ نواز۔" عاشر اُس کو جانتا تھا۔ اُس کو دیکھ حیران بھی تھا۔ وہ یونیورسٹی میں اکٹھے تھے۔

ہانیہ نے سر ہاں میں ہلایا۔ وہ عاشر کا معلوم کر کے ہی وہاں آئی تھی۔ پر زیان کی موجودگی کا بالکل سوچ کے نہیں آئی تھی۔

جبال اب داخل ہوا تھا۔ سب کو دیکھ حیران ہوا اور پھر خوش ہوتے ہوئے آگے بڑھ کر اُن دونوں کے گلے لگا تھا۔ جبال اور اُسکے نا ختم ہونے والے دوست۔

ہانیہ نے جبال کو دیکھتے آنکھیں گھمائی تھیں۔ جہاں تک اُسے یاد تھا زیان اور عاشر جبال کے دوست کبھی بھی نہیں تھے۔ پر اب ایسے ملنا عجیب تھا۔

وہ سب بیٹھ گئے۔ہانیہ نے عاشر سے کیس ڈسکس کیا۔زیان جانے لگا تھا جب جبال نے اُسے بھی بیٹھ جانے کو کہا تھا۔کچھ دیر بات چیت جاری رہی۔ہانیہ نے عاشر سے ساری بات کی جس کے بعد عاشر نے اُسے اچھے کی اُمید تھمائی تھی۔

بات ختم ہوئی۔ہانیہ اُٹھی جبال کی طرف دیکھا۔

"زیان کیا تم ہانیہ کو ریسٹورنٹ ڈراپ کر سکتے ہو؟مجھے ابھی عاشر سے کچھ اور بات بھی کرنی ہے۔"

زیان کو اُٹھتے دیکھ جبال نے کہا تھا۔ہانیہ نے بے یقینی سے جبال کو دیکھا۔کیا چاہتا تھا یہ شخص۔ وہ اُسے دیکھتے باہر نکل گئی۔

Clubb of Quality Content

"میں چھوڑ دوں گا جبال۔ تم فکر نہ کرو۔"

زیان نے کہا۔ جبال بھرپور مسکرا دیا۔ زیان اُسے دیکھتے باہر نکل گیا۔

باہر آتے اُس کی نظر ہانیہ پر پڑی۔ وہ غصے میں لگ رہی تھی۔ زیان نے اشارے سے اُسے چلنے کو کہا اور وہ اُس کی پیچھے چل دی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

گاڑی میں بیٹھنے تک کوئی بات نہیں ہوئی۔ خاموشی قائم تھی۔ اگر اُن کو بات کرنی تھی تو کرنے کو بات نہیں تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

"عاشر مجھے معلوم ہے یہ کس کا کام ہے۔"

عاشر نے جبال کی طرف دیکھا اور مسکرایا۔اُس کے لئے ایسے کیس نئے نہیں تھے۔نہ ہی اِس طرح کی باتیں چھپانا نیا تھا۔

"اور تم ہانیہ کو کیوں نہیں بتانا چاہتے؟"

"یہ میں تمہیں بھی نہیں بتانا چاہتا۔"

"اچھی بات ہے جبال پر مجھے سب بتاؤ تاکہ مسائل حل ہو سکیں۔"

عاشر نے مسکراتے ہوئے کہا۔جبال نے ایک نظر اُس کو دیکھا اور پھر صائم کے متعلق سب تفصیلات بتانے لگا۔

☆☆☆☆☆☆

گاڑی میں ہنوز خاموشی قائم تھی۔ہانیہ کو اب کچھ سمجھ آرہا تھا۔اُس نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھے زیان پر ڈالی۔زیان نے اُس پر اور نظر پھیر لی۔

"ڈیل ڈائن کے متعلق مسائل کب سے شروع ہوئے؟"

"تھوڑی دیر ہی ہوئی ہے۔کچھ ہفتے۔شاید اُس دن جس دن تم ڈیل ڈائن آئے تھے۔"ہانیہ غصہ نہیں تھی پر غصہ دکھا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زیان اُس کی بات سنتے بھرپور مسکرا دیا۔

"مطلب اگر میں اُس دن نہ آتا تو ڈیل ڈائن کو کچھ نہ ہوتا۔"

"نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا۔"ہانیہ نے شرمندہ سا کہا اور زیان نے سر ہلا دیا۔

"ویسے تمہارا ریسٹورنٹ اچھا ہے۔کافی محنت اور محبت سے بنایا گیا ہے۔"

ہانیہ نے اُس کی بات سنی اور مسکرادی۔وہ اتنی چھوٹی باتوں پہ خوش نہیں ہوا کرتی تھی۔مگر ڈیل ڈائن کی تعریف پر ہو سکتی تھی۔

گاڑی رکی ریسٹورنٹ آگیا تھا۔ہانیہ نے ایک نظر باہر دیکھا اور اُتر گئی۔کچھ آگے بڑھی پھر مڑ کر دیکھا۔زیان گاڑی میں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔وہ واپس گئی۔

"تم اندر آسکتے ہو۔ایک کپ کافی پلا سکتی ہوں میں"

"نہیں کوئی بات نہیں۔کسی اور وقت سہی۔"

"ٹھیک ہے۔"وہ مڑ گئی۔

"سنو"قدم رکے۔

"ڈیل ڈائن کو کچھ نہیں ہو گا۔وہ تمہارا ہے تمہارا ہی رہے گا۔اور ہر کسی پر غصہ نہ کیا کرو۔"

Clubb of Quality Content

ہانیہ نے مڑ کر ایک بار اُسے دیکھا۔ مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔ زیان نے گاڑی آگے بڑھادی۔ اور وہ وہیں کھڑی رہ گئی اُسے دور جاتے دیکھتے ہوئے۔ ہمیشہ کی طرح۔

☆☆☆☆☆☆☆

زیان اور اُس کا خاندان اس وقت گھر سے باہر کھڑا تھا۔ زیان کی نئ "لینڈ کروزر" دیکھنے۔ نئ کامیابی پر نئ چیز دیکھنے۔ وہ خوش تھا۔ یہ اُس کا پہلا عشق تھا۔ اچھی گاڑیاں اچھی بائیکس۔

"زیان تم زیادہ مہنگی گاڑی نہیں لے کر آئے۔" سمیعہ خوشی میں پریشان ہو رہی تھیں۔

"امی میں اب افورڈ کر سکتا ہوں۔" زیان ماں کو ساتھ لگاتے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

"پیسہ کیا آگیا عیاش ہی ہو گئے ہیں صاحبزادے۔ اپنی مرضی کرنے لگے ہیں۔ انسان کسی بڑے سے مشورہ کرتا ہے۔ مگر نہیں ان کو تو اپنی مرضی کرنی ہے۔"

شمس نے کہا اور سمیعہ کو اُنہیں اندر لے کر جانے کا اشارہ کیا۔زیان نے باپ کو جاتے دیکھا۔ وہ سمجھ نہیں پایا وہ گاڑی خریدنے پر غصہ کر رہے تھے یا اُن سے مشورہ نہ کرنے پر۔چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

"مجھے ٹریٹ کب دے رہے ہیں آپ۔"

زائرہ کی آواز پر وہ مڑا اور اُس لڑکی کو دیکھا۔وہ کتنی نارمل رہنے لگی تھی ایسی باتوں پر۔

"ابھی دے دیتا ہوں۔" زیان نے کہا اور پھر وہ دونوں چل دیے۔

"کیا میں پہلی عورت ہوں جو اِس گاڑی میں بیٹھ رہی ہے۔"

کچھ دیر بعد زائرہ کی پرجوش سی آواز آئی تھی۔اُس کی بات سنتے زیان نے ایک نظر اُسے دیکھا۔گاڑی اُس نے صبح خریدی تھی۔بات نے سوچنے پر مجبور کیا۔

"نہیں تم دوسری ہو۔"

زائرہ کی پرجوشی غائب ہوئی۔ایک جھٹکے سے زیان کی طرف دیکھا۔اور پھر معنی خیز مسکرا دی۔

"پلیز زائرہ اپنا دماغ زیادہ مت چلاؤ۔کلاس فیلو تھی میری لفٹ دی تھی صبح۔"

"ہاں زیان کلاس فیلو ہی تھی۔میں نے کیا کچھ کہا؟"

وہ مسکرا رہی تھی۔زیان کو اُس کا اِس طرح مسکرانا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"زائرہ اگر تم ٹریٹ لینا چاہتی ہو تو مسکرانا بند کرو۔"

"ایک تو سب میرے مسکرانے کے ہی دشمن ہیں۔" وہ کہتے ہوئے رخ موڑ گئی۔ سفر خاموشی سے کٹا۔

"وہ جو تمہاری کلاس فیلو ہے۔ وہ دکھتی کیسی ہے؟"

ریسٹورنٹ میں آمنے سامنے بیٹھے بہن بھائی میں تنگ کرنے کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ زیان نے ایک سخت نظر زائرہ پر ڈالی۔ وہ جانتا تھا اب وہ اس بات کا ذکر اکثر کرے گی۔ اُس کو زیان کو زچ کرنے کا موقع چاہیے تھا۔

زائرہ نے اُس کے دیکھنے پر ہاتھ اُٹھائے کہ ٹھیک اب نہیں بولتی۔ زیان کو تنگ کرنا اُس کے پسندیدہ کاموں میں سے ایک تھا۔ وہ اُس کا بھائی نہیں تھا اُس کا رول ماڈل تھا۔ اُس کے گھر کا وہ مرد تھا جس سے وہ باقی سب مردوں کا موازنہ کرتی تھی۔ وہ پرفیکٹ نہیں تھا پر وہ مرد ضرور تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈیل ڈائن رات کے اندھیرے میں روشنی پھیلاتا واضح نظر آتا تھا۔رات کافی ہو چکی تھی کچھ دیر بعد ڈیل ڈائن بند ہو جاتا تھا۔ہانیہ اپنے آفس میں اکیلی کام کرنے موجود تھی۔کچھ دیر بعد نیچے سے شور کی آوازیں بلند ہوتی ہیں۔وہ کچھ دیر آوازیں ختم ہونے کا انتظار کرتی ہے اور پھر شور کو بڑھتے دیکھ نیچے کی طرف بڑھتی ہے۔

وہاں کچھ لڑکے کھڑے تھے۔ایک لڑکا ٹیبل پہ موجود کپوں کو ہاتھ مارتے ہوئے نیچے پھینک دیتا ہے۔ہانیہ کو نیچے آتے دیکھ ایک لڑکا اُس کی طرف بڑھتا ہے۔

"تو آپ ہیں یہاں کی مالکن دیکھیں آپ کے سٹاف کو کام کرنا بھی نہیں آتا۔"

ہانیہ اِس لڑکے کو جانتی تھی وہ جبال کا دوست تھا۔ہانیہ نے اکثر اُن دونوں کو ساتھ دیکھا تھا مگر کچھ عرصے سے وہ ساتھ نظر نہیں آتے تھے۔

ہانیہ نے ایک نظر دور کھڑے جمشید خان پر ڈالی جس سے کافی گری تھی۔اُس نے ہانیہ کو اپنی طرف دیکھتے پایا تو بے اختیار نفی میں سر ہلا گیا۔

"سر میں اپنے سٹاف کی طرف سے آپ سے معافی مانگتی ہوں۔پلیز آپ بات بڑھائیں نہیں۔"

وہ جانتی تھی کہ غلطی لڑکے کی ہی ہو گی۔وہ اکثر ایسے تماشے دیکھتی رہتی تھی۔

"بات تو بڑھ چکی ہے مس ہانیہ۔اور اب آپ کو مجھے کچھ دینا ہو گا۔" صائم ہنس دیتا ہے۔

"جی بالکل سر ہم پینیلٹی بھرنے کو تیار ہیں۔"

"مجھے۔"سوچنے کی اداکاری کی" مجھے ڈیل ڈائن چاہیے کیا آپ دے سکتی ہیں۔"

Clubb of Quality Content

ہانیہ نے نا سمجھی سے اپنے سامنے کھڑے آدمی کو دیکھا۔وہ کیا کہہ رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔وہ یہ کیوں کہہ رہا تھا وہ یہ جاننا نہیں چاہتی تھی۔

"سوری پر میں سمجھی نہیں۔"

صائم نے محظوظ ہوتے ہوئے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا۔پھر تھوڑا سا اسکے قریب جھکا۔ہانیہ بے اختیار ایک قدم پیچھے ہوئی۔وہ اُسے دیکھتے پھر ایک قدم آگے بڑھا اور جھک کر سرگوشی کے انداز میں بولا۔

"کاغذات تو مل گئے ہوں گے۔بس ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا ہو گا کہ کس نے بھیجے ہیں؟"

ہانیہ اُس کی حرکت پر حیران تھی۔اُس کا دل چاہا کہ اُس کے ہاتھ میں کچھ ہوتا اور وہ اُس کا سر پھاڑ دیتی۔مگر یہ اُس کی ورک پلیس تھی۔دوسرے بیٹھے لوگ اُنہیں ہی دیکھ رہے تھے۔اُس نے ایک نظر پورے ڈیل ڈائن میں گھمائی۔

"سر آپ جو بھی بات کر رہے ہیں مجھے وہ سمجھ نہیں آئی اگر آپ ہم سے کچھ اور چاہتے تو بتا دیں ورنہ آپ جا سکتے ہیں۔"

"بالکل میں جارہا ہوں مس ہانیہ اور مجھے یقین ہے آپ کو بات بھی سمجھ آگئی ہو گی۔مزید سمجھنا چاہیں تو آپ مجھے کال کر سکتی ہیں نہیں تو کہیں بھی بلا سکتی ہیں میں آجاؤں گا۔"

وہ کہتے ہوئے باہر نکل گیا۔ہانیہ کو اُس کی ہر بات بہت اچھے سے سمجھ آئی تھی۔اُس نے بکھری ٹیبل کو اور ٹوٹے کپوں کو دیکھا۔یہ سب اُس کے لئے نیا نہیں تھا مگر ہر بار کچھ نہ کچھ اُس کے اندر بھی ٹوٹ جاتا تھا۔کام ختم کر کے اُس کو گھر جانا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

صائم اپنے دوستوں کو رخصت کر کے ڈیل ڈائن کے باہر کھڑا تھا۔وہ خوش نظر آتا تھا جیسے کوئی مقصد پورا کر لیا ہو۔

Clubb of Quality Content

دفعتاً کسی گاڑی کی ہیڈلائٹس کی روشنی سے صائم کی آنکھیں بند ہوئیں۔اُس نے آنکھوں کے اوپر ہاتھ رکھ کر دیکھنا چاہا مگر رات کے وقت ہیڈلائٹس کی روشنھ میں اندر بیٹھے شخص کو دیکھنا ممکن نہ ہو سکا۔

اُس نے گاڑی کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا ایسا کوئی نہیں تھا جو صائم سے اُس کی جگہ خالی کرا سکے۔

لمحے بیتے گاڑی کی رفتار تیز ہوئی اور وہ آگے بڑھتی گئی اتنی کہ وہ گاڑی صائم سے ٹکرا گئی۔شاید گاڑی والے کا مقصد جگہ خالی کروانا تھا ہی نہیں۔

گاڑی جس رفتار سے آئی تھی اتنی ہی رفتار سے چلی گئی۔

وہ شخص زمین پر پڑا رہ گیا۔

☆☆☆☆☆☆

جاری ہے

Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/ مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842